عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۳ | ۲۰ تا ۲۶/محرم الحرام ۱۴۲۵ھ مطابق ۱۲ تا ۱۸/ مارچ ۲۰۰۴ء | شمارہ: ۴۲

انسانیت کا بلند مرتبہ

ختم نبوت اور اُمت کی ذمہ داریاں

ضبط و درگزر

بزرگوں کی باتیں

قادیانیوں کی دعوت اور اسلامی غیرت:

س:...... ایک ادارہ جس میں تقریباً پچیس افراد ملازم ہیں اور ان میں ایک قادیانی بھی شامل ہے اور اس قادیانی نے اپنے قادیانی ہونے کا برملا اظہار بھی کیا ہوا ہے' اب وہی قادیانی ملازم اپنے ہاں بچے کی پیدائش کی خوشی میں تمام اسٹاف کو دعوت دینا چاہتا ہے اور اسٹاف کے کئی ممبران اس کی دعوت میں شریک ہونے کو تیار ہیں جبکہ چند ایک ملازمین اس کی دعوت قبول کرنے کو تیار نہیں کیونکہ ان کے خیال میں چونکہ جملہ قسم کے مرزائی مرتد' از روئے اسلام بے خارج اور واجب القتل ہیں اور اسلام کے غدار ہیں اس لئے ایسے مذہب سے تعلق رکھنے والوں کی دعوت قبول کرنا درست نہیں۔ آپ برائے مہربانی قرآن و سنت کی روشنی میں اس کی وضاحت کردیں کہ کسی بھی قادیانی کی دعوت قبول کرنا ایک مسلمان کے لئے کیا حیثیت رکھتا ہے؟ تاکہ آئندہ کے لئے اسی کے مطابق لائحہ عمل تیار ہو سکے۔

ج:...... مرزائی کافر ہونے کے باوجود خود کو مسلمان اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر اور حرامزادے کہتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا کہنا ہے کہ: "میرے دشمن جنگلوں کے سور ہیں اور ان کی عورتیں ان سے بدتر کتیاں ہیں۔" جو شخص آپ کو کتا' خنزیر' حرامزادہ اور کافر یہودی کہتا ہو اس کی تقریب میں شامل ہونا چاہئے یا نہیں؟ یہ فتویٰ آپ مجھ سے نہیں بلکہ خود اپنی اسلامی غیرت سے پوچھئے۔

قادیانی نواز وکلاء کا حشر:

س:...... کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ ایک علاقہ میں قادیانیوں نے کلمہ طیبہ کے پوسٹر اپنی دکانوں پر لگا کر کلمہ طیبہ کی توہین کی' اس حرکت پر وہاں کے علمائے کرام اور غیرت مند مسلمانوں نے عدالت میں ان پر مقدمہ دائر کر دیا اور فاضل جج نے ان قادیانیوں کی ضمانت کو مسترد کرتے ہوئے انہیں جیل بھیج دیا۔ اب عرض یہ ہے کہ اس کے مسلمان وکلاء صاحبان ان قادیانیوں کی پیروی کر رہے ہیں اور چند پیسوں کی خاطر ان کے ناجائز عقائد کو جائز کرنے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ ان وکلاء صاحبان میں ایک سید ہے۔ برائے کرم قرآن اور احادیث نبویؐ کی روشنی میں تفصیل سے تحریر فرمائیں کہ شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی رو سے ان وکلاء صاحبان کا کیا حکم ہے؟

ج:...... قیامت کے دن ایک طرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیمپ ہوگا اور دوسری طرف مرزا غلام احمد قادیانی کا۔ یہ وکلاء جنہوں نے دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف قادیانیوں کی وکالت کی ہے' قیامت کے دن مرزا غلام احمد قادیانی کے کیمپ میں ہوں گے اور قادیانی ان کو اپنے ساتھ دوزخ میں لے کر جائیں گے۔ واضح رہے کہ کسی عام مقدمے میں کسی قادیانی کی وکالت کرنا اور بات ہے لیکن شعائر اسلامی کے مسئلہ پر قادیانیوں کی وکالت کے معنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مقدمہ لڑنے کے ہیں۔ ایک طرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہے اور دوسری طرف قادیانی جماعت ہے۔ جو شخص دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں قادیانیوں کی حمایت اور وکالت کرتا ہے وہ قیامت کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل نہیں ہوگا' خواہ وہ وکیل ہو یا کوئی سیاسی لیڈر یا حاکم وقت۔

مرزائیوں سے تعلقات رکھنے والے کا حکم:

س:...... ایک شخص مرزائیوں (جو بالاجماع کافر ہیں) کے پاس آتا جاتا ہے اور ان کے لٹریچر کا مطالعہ بھی کرتا ہے اور بعض مرزائیوں سے یہ بھی سنا گیا ہے کہ یہ ہمارا آدمی ہے یعنی مرزائی ہے' مگر جب خود اس سے پوچھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ ہرگز نہیں بلکہ میں مسلمان ہوں اور ختم نبوت اور حیات و نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ الرحمۃ اور فرضیت جہاد وغیرہ تمام اسلامی عقائد کا قائل ہوں اور مرزائیوں کے دونوں گروہوں کو کافر' کذاب' دجال اور خارج از اسلام سمجھتا ہوں تو کیا وجوہ بالا کی بنا پر اس شخص پر کفر کا فتویٰ لگایا جائے گا؟ اگر از روئے شریعت وہ کافر نہیں ہے تو اس پر فتویٰ کفر لگانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ جبکہ ان کے عقائد مذکورہ معلوم ہونے پر بھی تکفیر کرتا ہو اور کفار والا ان کے ساتھ سلوک کرتا ہو اور اس کی نشر و اشاعت کرتا ہو؟

ج:...... ایسے شخص سے اس کے مسلمان رشتہ دار بائیکاٹ کریں' سلام و کلام ختم کریں' اس کو علیحدہ کردیں اور بیوی اس سے علیحدہ ہوجائے تاکہ یہ شخص اپنی حرکات سے باز آئے۔ اگر باز آگیا تو ٹھیک ہے ورنہ اس کو کافر سمجھ کر کافروں جیسا معاملہ کیا جائے۔

ہفت روزہ ختم نبوت

جلد:۲۲ شمارہ:۴۲ ۲۰ تا ۲۶ محرم الحرام ۱۴۲۵ھ مطابق ۱۲ تا ۱۸ مارچ ۲۰۰۴ء

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

سرپرست اعلیٰ
خواجہ خان محمد زید مجدہٗ

سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

مدیر انتظامی
محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سید انظر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد، وسیم محمد، فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ	4
ختم نبوت اور امت کی ذمہ داریاں (مولانا سعید احمد پالن پوری)	6
انسانیت کا بلند مرتبہ (مولانا سید ابوالحسن علی ندوی)	8
والدین کا مقام (مولانا حسین احمد)	12
ضبط و درگزر (مولانا محمد اسامہ)	14
بزرگوں کی باتیں (مولانا منظور احمد الحسینی)	16
ابتہال..... دعا کی ایک کیفیت (مولانا عبداللہ عباس ندوی)	19
نفس سے خطاب (حضرت امام غزالیؒ)	21
عالمی خبروں پر ایک نظر	23

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ امریکی ڈالر
زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے، ششماہی: ۱۸۰ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 9-363/کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 2-1921 الائیڈ بینک، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۸۳۴۸۶، ۵۱۴۱۲۲، فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ، کراچی
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi
Ph: 7780337 Fax: 7780340

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرقہ واریت اور قادیانی

امسال محرم الحرام کے آغاز کے ساتھ ہی پاکستان کے مختلف شہروں راولپنڈی‘ کوئٹہ میں قتل وغارت گری کا سلسلہ ایک مرتبہ پھر شروع ہوگیا‘ جس میں متعدد انسانی جانوں کا نقصان ہوا۔ پاکستان میں کئی سالوں سے دہشت گردی کی آڑ میں مختلف مکاتب فکر کے مذہبی اجتماعات پر حملوں‘ ان کی مذہبی قیادت کے قتل عام اور ان کی عبادت گاہوں کو نشانہ بنائے جانے کے واقعات عام ہیں‘ جس کی وجہ سے اسلام دشمن قوتوں کو یہ کہنے کا موقع مل رہا ہے کہ مسلمان کہلانے والے طبقات باہم دست وگریبان ہی نہیں بلکہ ایک دوسرے کا خون بہا رہے ہیں۔ ان واقعات کے پیچھے کن لوگوں کا ہاتھ ہے؟ کون لوگ یہ قتل عام کروا رہے ہیں؟ ان خونیں واقعات کا سدباب کیوں نہیں ہوتا؟ علماء کرام کی جانوں کے اتلاف کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟ مختلف مکاتب فکر کے خلاف توہین آمیز مواد پر مشتمل لٹریچر کون شائع کرا کر تقسیم کروا رہا ہے؟ یہ وہ سوالات ہیں جن کے جوابات ہنوز تشنہ طلب ہیں۔ ہمارے ملک کی تحقیقاتی ایجنسیاں ہر مرتبہ کی طرح اب بھی ان واقعات کے سدباب میں ناکام ثابت ہوئی ہیں تو اس کی ضرور کوئی وجہ ہے‘ فوج‘ پولیس اور دیگر قانون نافذ کرنے والے ادارے اگر امن وامان کی بحالی سے قاصر رہے ہیں تو اس کی لازماً کوئی وجہ ہوگی۔ اس وجہ پر روشنی ڈالنے سے قبل ہم قارئین کو یاد دلانا چاہتے ہیں کہ انہی صفحات پر کئی سال قبل کراچی میں ہونے والے خونیں فسادات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا گیا تھا کہ کراچی میں فسادات کے دوران ایک فسادی کا شناختی کارڈ گر گیا تھا‘ جس سے اس کی شناخت ہوگئی کہ وہ فسادی درحقیقت قادیانی ہے۔ اس وقت سے لے کر آج تک ہمارا موقف یہی چلا آرہا ہے کہ مختلف مکاتب فکر اور طبقات کو لڑوانے کی سازش خواہ جتنے بڑے پیمانے پر بھی کی جاری ہو اور اس کی ڈوریاں خواہ کسی ملک سے ہلائی جاتی ہوں‘ شطرنج کی اس بساط پر پیادے کا کردار ادا کرنے والے بہرحال قادیانی ہیں۔ عالمی قوتیں اپنے شیطانی منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اپنے ان قادیانی گماشتوں کو مختلف ممالک میں بھیج کر ان کے ذریعہ فسادات کی آگ بھڑکا کر ان ممالک کا امن وسکون غارت کررہی ہیں‘ ان ممالک کو معاشی طور پر کمزور کرکے اپنا محتاج اور دست نگر بنارہی ہیں۔ ان قوتوں کے یہ قادیانی گماشتے ان ممالک کی حکومتوں کے کل پرزے ہیں‘ ان ممالک کی فوج کے اعلیٰ افسران ہیں‘ ان کی بیوروکریسی کے کرتا دھرتا ہیں‘ ان کی تحقیقاتی ایجنسیوں کے کارپرداز ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب یہ صورتحال ہوگی تو ان ممالک میں فسادات کا ایک نہ رکنے والا سلسلہ چل نکلے گا جو انہیں ان عالمی قوتوں کا غلام بنا کر ہی دم لے گا۔

پاکستان کی مثال سامنے ہے۔ کون نہیں جانتا کہ پاکستان ایک ایٹمی قوت ہے لیکن قادیانیوں کی سازشوں نے ایٹمی قوت کو ہی ملک کی کمزوری بنادیا‘ حتیٰ کہ پاکستان کی حیثیت اب دنیا کے نقشے پر ایک کمزور ملک کی ہوچکی ہے۔ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے بارے میں معلومات پاکستان دشمن ممالک کو فراہم کرنے والے بھی قادیانی ہی ہیں اور اس حوالے سے ڈاکٹر عبدالسلام کے مکروہ کردار کو کسی صورت فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ اسی طرح فوج‘ بیوروکریسی اور تحقیقاتی ایجنسیوں میں شامل قادیانی افسران ملک کو کسی کروٹ چین سے نہیں بیٹھنے دیکھنا چاہتے۔ کبھی وہ فرقہ وارانہ فسادات کروادیتے ہیں‘ کبھی مذہبی قوتوں کو فوج اور حکومت سے لڑوا دیتے ہیں‘ کبھی پاکستان کو معاشی مشکلات سے دوچار کرنے کا حربہ استعمال کرتے ہیں اور کبھی اسلامی دفعات اور عقیدہ ختم نبوت سے متعلق قوانین کے متعلق شوشے چھوڑنے لگتے ہیں۔ اس ملک میں ظفر اللہ قادیانی سے لے کر آج تک جتنے قادیانی افسران اور وزراء ہوئے ہیں‘ انہوں نے ملک کو فائدہ پہنچانے کے بجائے سراسر نقصان پہنچایا ہے اور قادیانی قیادت کو خوش کرنے کا سامان کیا ہے۔

جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا‘ ملک میں دہشت گردی اور فرقہ وارانہ فسادات کی مکمل ذمہ داری اس وقت قادیانیوں پر عائد ہوتی ہے۔ اگر اہم سرکاری

عہدوں بالخصوص فوج' بیوروکریسی اور انٹیلی جنیس اداروں سے قادیانی افسران کو نکال دیا جائے تو یقینی طور پر ملک میں جاری دہشت گردی اور فرقہ وارانہ فسادات پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ قادیانی افسران سے اپنا دامن بچائے' انہیں ملک کے مستقبل سے کھیلنے نہ دے۔ یہی نہیں بلکہ ملک میں امن وامان کی صورتحال کو یقینی بنانے کے لئے تمام حساس اداروں کو قادیانیوں سے پاک کیا جائے اور محب وطن مسلمان افسران کا ان کی جگہ تقرر کیا جائے۔

عالمی حالات اور امت مسلمہ

عالمی حالات اس وقت جس طرف جارہے ہیں وہ بظاہر مسلمانوں کے لئے ناسازگار ہیں۔ پوری دنیا میں انہیں کچلنے کی پالیسی پر عمل کیا جارہا ہے۔ این جی اوز کی آڑ میں مسلمانوں کو اسلام سے منحرف کرکے قادیانی' عیسائی' یہودی اور دیگر مذاہب کا پیروکار بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ دہشت گردی کی آڑ میں ان پر زمین تنگ کی جارہی ہے اور انہیں جینے کے حق سے محروم کیا جارہا ہے۔ انسانی حقوق کے نام پر اسلامی قوانین کے نفاذ کو روکا جارہا ہے اور اسلامی قوانین کو نعوذ باللہ وحشیانہ قوانین قرار دیا جارہا ہے۔ مسلم ممالک کی حکومتوں پر دباؤ ڈال کر انہیں اسلام سے بغاوت اور مسلمانوں کے خلاف سخت سے سخت اقدامات اٹھانے پر مجبور کیا جارہا ہے۔ انتہاپسندی کے نام پر اپنے مخالفین سے انتقام لیا جارہا ہے۔ ان حالات میں مسلمانوں پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ انہیں چاہئے کہ وہ موجودہ حالات کو ایک چیلنج سمجھ کر قبول کریں۔ ان کے سامنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ اور صحابہ کرامؓ کی زندگیاں ہیں جنہوں نے اس سے زیادہ سخت حالات میں اسلام کے پرچم کو سربلند رکھا۔ یاد رکھئے! یہ وہ وقت ہے کہ جو اس وقت دین پر ثابت قدم رہا وہ انشاء اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بے انتہا اجر وثواب کا مستحق ٹھہرے گا۔ یہ سختیاں' یہ پریشانیاں عارضی ہیں۔ مسلمانوں پر اس سے زیادہ سخت پریشانیاں آئی ہیں اور انہوں نے آج سے بہت بڑھ کر قربانیاں دی ہیں۔ مسلمانوں کی پوری تاریخ قربانیوں سے رقم ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اپنے اسلاف کی پیروی کریں' جنہوں نے کٹنا تو قبول کرلیا لیکن اسلام سے سرتابی قبول نہ کی' انہوں نے ایک اسلامی حکم کو پورا کرنے کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے لاہور میں تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے دوران اذان پوری کرنے کے لئے کئی مسلمانوں نے جان کے نذرانے پیش کئے لیکن اذان مکمل کی' آپ کے اسلاف کا یہ طرز آپ سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ حق کو تھامے رکھئے اور قانون کی پاسداری کرتے ہوئے اسلام کے فروغ کی مہم کو جاری رکھئے اور اپنے عزم وعمل سے اس صدی کو غلبۂ اسلام کی صدی بنادیجئے۔ یہ وقت آپ سے جس قربانی کا مطالبہ کرتا ہے اسے پورا کیجئے تاکہ روز محشر آپ شفاعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق دار بن سکیں۔ اللہ تعالیٰ اس عظیم کام میں آپ کا حامی وناصر ہو!

ضروری اعلان

ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے اندرون وبیرون ملک کے تمام قارئین کے نام بقایا جات کی ادائیگی کے سلسلے میں یاددہانی کے خطوط ارسال کئے جاچکے ہیں۔ جن حضرات کے نام بقایا جات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی بذریعہ منی آرڈر' چیک یا ڈرافٹ ارسال فرماکر ممنون فرمائیں۔ پنجاب کے بعض علاقوں سے یہ شکایات موصول ہورہی ہیں کہ پوسٹ مین اضافی چارج وصول کرتے ہیں جبکہ ہفت روزہ ختم نبوت رجسٹرڈ رسالہ ہے جسے پاکستان پوسٹ آفس کی جانب سے ڈاک کے رعایتی نرخ یعنی ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ کی سہولت حاصل ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ رسالہ پر ایک روپے کا ڈاک ٹکٹ لگے ہونے کی صورت میں کسی قسم کا اضافی چارج ڈاکیہ کو ہرگز نہ دیا جائے۔

نوٹ: خط وکتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کی وضاحت ضرور فرمائیں۔ (ادارہ)

ختم نبوت اور امت کی ذمہ داریاں

مولانا سعید احمد پالن پوری

اللہ رب العالمین کا تعارف‘ حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرعون لعین کے روبرو اس طرح کرایا ہے:

”کہا! ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کے مناسب بناوٹ عطا فرمائی‘ پھر راہنمائی فرمائی۔“

یعنی کائنات کی ہر چیز کو جیسا ہونا چاہئے تھا‘ پہلے اس کو ویسا ہی بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ہر مخلوق کے لئے جو شکل وصورت اور جو اوصاف وکمالات مناسب سمجھے‘ عطا فرمائے‘ پھر اللہ تعالیٰ ہی نے سب کی رہنمائی بھی فرمائی‘ جو مخلوق جس راہنمائی کی محتاج تھی‘ سب کی حاجت روائی فرمائی۔ انسان پیدا کیا گیا تو اس کی سب سے پہلی اور سب سے بڑی ضرورت ”بقاء“ تھی۔ چنانچہ اس کی صورتیں اس کو الہام کی گئیں‘ بچے کو ابتدائے پیدائش کے وقت جبکہ اس کو کوئی بات سکھانا کسی کے بس میں نہیں تھا‘ یہ کس نے سکھایا کہ ماں کی چھاتی سے اپنی غذا حاصل کرے؟ چھاتی کو دبا کر چوسنے کا ہنر اس کو کس نے بتلایا؟ بھوک پیاس‘ سردی گرمی کی تکلیف ہو تو رو پڑنا اس کی ساری ضروریات پوری کرنے کے لئے کافی ہو جاتا ہے‘ مگر یہ رونا اس کو کس نے سکھایا ہے؟ یہی وہ ہدایت ربانی ہے جو ہر مخلوق کو اس کی حیثیت اور ضرورت کے مطابق غیب سے بغیر کسی کی تعلیم کے عطا ہوئی ہے۔ اسی طرح اللہ رب العالمین نے ہر مخلوق کو ایک خاص قسم کا ادراک وشعور بخشا ہے‘ جس کے ذریعہ اس کو ہدایت کر دی ہے کہ وہ کس کام کے لئے پیدا کی گئی ہے اور اسے کیا کرنا ہے۔ عام مخلوقات کے لئے تو اتنی رہنمائی کافی تھی‘ مگر اہل عقول‘ جن وانس‘ اس تکوینی ہدایت کے علاوہ ایک دوسری ہدایت کے بھی محتاج تھے‘ اور وہ تھی روحانی یا تشریعی ہدایت‘ کیونکہ تکوینی ہدایت انسان کی صرف مادی ضروریات پوری کرتی ہے‘ جبکہ انسان کا قلب وضمیر‘ اور عقل وفہم‘ جن کی وسعت پذیری کا کوئی اندازہ نہیں کیا جا سکتا‘ سب سے زیادہ ہدایت ربانی کے محتاج تھے۔ سورۂ فاتحہ میں ان کو جو دعا تلقین فرمائی گئی ہے اور جسے بار بار پھیرنے کا ان کو حکم دیا گیا ہے‘ وہ ”اھدنا الصراط المستقیم“ (الٰہی! ہمیں سیدھا راستہ دکھلا دیجئے) ہے۔ یہ دعا واضح کرتی ہے کہ انسان کے لئے تکوینی اور مادی ضروریات سے بھی اہم اور مقدم روحانی اور تشریعی ہدایت ہے‘ پھر بھلا کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مادی ضروریات کا تو سامان کریں مگر اس کی سب سے اہم ضرورت سے صرف نظر فرمالیں؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی رحمت خاصہ اور ربوبیت کاملہ نے انسان کی اس ضرورت کا بھی انتظام فرمایا اور سب سے پہلے انسان سیدنا حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبوت سے سرفراز فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام مرسل بھی تھے اور مرسل الیہ بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ سے ہدایت حاصل فرماتے تھے اور اس کے مطابق زندگی گزارتے تھے‘ پھر ان کے ذریعہ ان کی اولاد تک اللہ تعالیٰ کی ہدایت پہنچی۔

روحانیت کا یہ نظام ہزاروں سال تک اپنی ارتقائی منازل طے کرتا رہا تا آنکہ اس کی ترقی حد کمال پر جا کر رک گئی اور اپنی تمام تابانیوں کے ساتھ آفتاب ہدایت طلوع ہوا‘ جس کی ضیا پاشی سے عالم کا چپہ چپہ روشن ہو گیا اور دنیا نجوم وکواکب کی روشنی سے مستغنی ہو گئی اور انسانیت کو یہ مژدہ جانفزا سنایا گیا:

”آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور میں نے تم پر اپنا انعام تام کر دیا‘ اور میں نے تمہارے لئے ”اسلام“ کو دین بننے کے لئے پسند کر لیا۔“

ساتھ ہی ”دین اسلام“ کی حفاظت کا اعلان بھی فرمایا گیا:

”بے شک ہم ہی نے نصیحت (قرآن کریم) نازل فرمائی ہے اور ہم

ی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔"

جب دین پایہ تکمیل کو پہنچ گیا' اللہ تعالیٰ کی نعمتیں تام ہوگئیں اور دین اسلام کی قیامت تک کے لئے حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے لے لی تو اب سلسلۂ نبوت و رسالت کی کوئی حاجت باقی نہ رہی۔ اس لئے ایک سلسلہ بیان میں صاف اعلان کردیا گیا:

"(حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں' ہاں! اللہ کے رسول اور خاتم الانبیا ہیں۔"

احادیث متواترہ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت مختلف انداز سے واضح کی گئی ہے اور شروع سے آج تک پوری امت کا اس عقیدہ پر اجماع ہے کہ سرور کونین' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ کی ذات سے قصر نبوت تکمیل پذیر ہوچکا ہے' اب کسی نبی کی نہ ضرورت ہے' نہ امکان ہے اور جو بوالہوس ایسا دعویٰ کرے وہ جھوٹا' افتراء پرداز' مرتد اور ملعون ہے۔

اس جگہ پہنچ کر ایک سوال قدرتی طور پر ابھر کر سامنے آتا ہے کہ یہ صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کتاب وسنت کی شکل میں اپنی اصلی صورت میں آج موجود ہے اور قیامت تک موجود رہے گی۔ اس لئے اب کسی بھی طرح کے کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں ہے مگر انبیا کے بغیر اللہ کی یہ ہدایت لوگوں تک پہنچائے گا کون؟

حضرات انبیا کرام علیہم السلام کا کام اللہ تعالیٰ سے ہدایات حاصل کرکے لوگوں تک پہنچانا تھا۔ آج چونکہ ہدایات ربانی موجود ہیں اس لئے تحصیل دین کی ضرورت تو نہیں ہے مگر تبلیغ دین تو بہر حال ضروری ہے؟ اسی طرح اپنوں اور پرایوں کی چیرہ دستیوں سے دین کی حفاظت کی بھی ضرورت ہوگی۔ یہ فریضہ کون انجام دے گا؟ اس کا جواب واضح ہے کہ یہ ذمہ داری امت کے سپرد کی گئی ہے۔ اللہ پاک کا ارشاد ہے:

"آپ لوگ (علم الٰہی میں) بہترین امت تھے جو لوگوں کے نفع کے لئے ظاہر کی گئی ہے جو نیک کام کا حکم دیتی ہے اور بری باتوں سے روکتی ہے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتی ہے۔"

حدیث شریف میں ارشاد فرمایا گیا ہے:

"میری طرف سے لوگوں کو (دین) پہنچاؤ' چاہے ایک ہی آیت ہو۔"

مشہور جملہ جو زبان زد خاص وعام ہے کہ:

"میری امت کے علما بنی اسرائیل کے انبیا کی طرح ہیں۔"

یہ جملہ حدیث ہونے کے اعتبار سے تو بے اصل ہے:

"قال القاری: حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل' لا اصل لہ' کما قال الدمیری والزرکشی' والعسقلانی"۔ (المصنوع فی الاحادیث الموضوع لعلی القاری ص:۱۲۳)

مگر (یہ جملہ) مضمون کے اعتبار سے قرآن وحدیث کا نچوڑ ہے۔ اس قول میں علما امت کا مقام ورتبہ نہیں' بلکہ ان کی ذمہ داری بتائی گئی ہے کہ جس طرح دین موسوی کی حفاظت واشاعت کی ذمہ داری انبیا بنی اسرائیل کو تفویض ہوتی تھی اسی طرح دین مصطفوی کی تبلیغ واشاعت اور حفاظت وصیانت کی ذمہ داری علما امت کے سپرد کی گئی ہے۔

ایک حدیث شریف میں پیشگوئی کے انداز میں خبر دی گئی ہے:

"یہ علم دین ہر آئندہ نسل کے معتبر لوگ حاصل کریں گے' جو اس دین سے غلو کرنے والوں کی تحریفات' باطل پرستوں کے ادعات اور جاہلوں کی تاویلات کو دور کریں گے۔"

الغرض: عقیدۂ ختم نبوت برحق ہے' دین کی حفاظت واشاعت کے لئے اب کسی طرح کے کوئی نئے نبی تشریف نہیں لائیں گے' یہ فریضہ پوری امت کو اور خاص طور پر علما امت کو انجام دینا ہے۔ الحمدللہ! امت بھی اپنے اس فریضہ سے غافل نہیں ہوئی' مگر یہ بھی واقعہ ہے کہ فی الوقت اندر اور باہر کام کا جو تقاضا ہے وہ شاید پورا نہیں ہو رہا ہے۔ خود امت اجابہ میں ایک بڑی تعداد ایسی موجود ہے' جن تک تعلیمات نبوی تفصیل کے ساتھ نہیں پہنچ سکی ہیں' اور وہ دین کی بنیادی باتوں سے بھی بے خبر ہیں' اور ایسے مسلمان بھی ہیں جن تک دین اپنی اصلی صورت میں نہیں پہنچا جس کی وجہ سے وہ طرح طرح کی بدعات وخرافات میں مبتلا ہیں۔ اس کے علاوہ انسانی دنیا کا تقریباً آدھا حصہ وہ ہے جن تک دین کی دعوت بھی شاید نہیں پہنچ سکی ہے۔ ضرورت ہے کہ ہم اس سلسلہ میں عملی اقدام کے لئے غور وفکر کریں اور اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے کمربستہ ہوکر میدان عمل میں اتر آئیں۔

﴿وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العٰلمین﴾

انسانیت کا بلند مرتبہ

مولانا ابوالحسن علی ندویؒ

انسانیت سے بغاوت:

انسانیت کا صحیح اندازہ امتحان پڑنے پر اور ایسے مواقع پر ہوتا ہے جب ہر قسم کے ذرائع اور مواقع حاصل ہوں کہ چوری' گناہ' حق تلفی کی جاسکے مگر انسان کے اندر کی کیفیات اس کا ہاتھ پکڑ لیں' جہاں انسانیت کا گلا گھونٹا جارہا ہو وہاں انسانیت اپنا جوہر دکھائے' انسانیت کا اندازہ ہماری موجودہ زندگی کے سانچوں اور مادی ترقی کے پیمانوں سے نہیں ہوسکتا۔

انسانیت درحقیقت ایک بڑا مرتبہ ہے لیکن انسانیت کے خلاف انسان ہمیشہ خود بغاوت کرتا رہا ہے' اس کو انسانیت کی سطح پر قائم رہنا ہمیشہ دوبھر اور مشکل معلوم ہوا' وہ کبھی نیچے سے کترا کر نکل گیا اور اس نے کبھی اپنے آپ کو انسانیت سے برتر سمجھا یعنی اس نے کبھی انسانیت سے بالاتر کہلوانے اور خدا اور دیوتا بننے کی کوشش کی اور سچی بات یہ ہے کہ لوگوں نے خدا اور دیوتا بننے کی کوشش کم ہی کی' لوگوں نے انہیں خدا اور دیوتا بنانے کی کوشش زیادہ کی' ہم اگر فلسفہ اور روحانیت کی تاریخ پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ لوگ انسانیت سے بلندتر کسی مرتبہ کی تلاش میں رہے اور انسانوں کو انسانوں کا صحیح مقام سمجھانے کے بجائے اس سے اونچا ہونے کی فکر کرتے رہے۔ اس کے بالمقابل دوسری کوشش یہ رہی کہ انسان کو انسانیت سے گرادیا جائے' وہ حیوانی اور نفسانی زندگی کا عادی بنے اور دنیا میں من مانی زندگی کا رواج ہو۔

ان دونوں کوششوں کے نتائج دنیا میں ہمیشہ خراب ہوئے ہیں' جب انسان کو انسانیت سے اٹھا کر خدا یا دیوتا بنایا گیا تو دنیا میں بدنظمی پھیلی اور بڑا فساد برپا ہوا۔ دنیا میں لوگوں نے جب خدائی کا دعویٰ کیا یا لوگوں نے ان کو یہ درجہ دیا تو دنیا میں بگاڑ ہی بگاڑ بڑھتا گیا اور انسانی زندگی میں نئی نئی گرہیں پڑیں' جب ایک معمولی سی گھڑی کسی اناڑی کے ہاتھ پڑ جاتی ہے اور وہ اس کی مشین میں دخل دیتا ہے تو وہ بگڑ جاتی ہے' تو یہ نظام عالم ان مصنوعی خداؤں سے کیسے چل سکتا ہے؟ اس دنیا کے اتنے مسائل' اتنے مراحل اور اس میں اتنی پیچیدگیاں ہیں کہ اگر ایک انسان اس دنیا کو چلانا چاہے تو یقیناً اس کا انجام بگاڑ ہوگا۔ میرا منشاء یہ نہیں کہ انسان انسانیت کے دائرے میں ترقی نہ کرے بلکہ یہ کہ انسان خدائی کی کوشش نہ کرے' اس نے انسانیت ہی میں کون سی کامیابی حاصل کرلی ہے کہ اب وہ خدائی کی ہوس کرے:

تو کار زمیں را نکو ساختی
کہ با آسماں نیز پرداختی

مذاہب کی تاریخ بتاتی ہے کہ جب اس قسم کی کوشش کی گئی تو ایسی پیچیدگیاں رونما ہوئیں جن کا کوئی علاج نہ تھا' یہ کوشش دنیا کے گوشہ گوشہ میں ہمیشہ تھوڑے تھوڑے وقفہ سے ہوتی رہی ہے' ایسے لوگوں نے فطرت سے زور آزمائی کی ہے اور فطرت سے لڑ کر انسان نے ہمیشہ شکست ہی کھائی ہے۔

دوسری طرف اکثر ایسے انسان گزرے ہیں' جنہوں نے اپنے آپ کو چوپایہ جانا' ان کو بحیثیت انسان اپنی ترقی کا کوئی احساس نہیں ہوا' اپنی انسانیت اپنی روحانیت اور خداشناسی کو ترقی دینے کا ان کو کبھی خیال تک نہیں ہوا' دنیا میں زیادہ تعداد انہی انسانوں کی رہی ہے' اس زمانہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں یہ دونوں بغاوتیں' یہ دونوں عیب اور یہ دونوں فساد جمع ہوگئے ہیں' اس وقت تقریباً ساری دنیا انہی دو گروہوں میں بٹی ہوئی ہے' چند آدمی ہیں جو خدائی کے دعویدار ہیں اور جن کو دیوتا بننے کا شوق ہے' باقی اکثر وہ انسان ہیں جو چوپایوں اور درندوں کی سی زندگی گزار رہے ہیں' اس لئے اس زمانہ کا بگاڑ ہر زمانہ کے بگاڑ سے بڑھ گیا ہے اور زندگی عذاب جان بن گئی ہے۔

اس وقت مردم شماری کے خانوں میں کوئی ایسا خانہ نہیں کہ جو لوگ اپنی انسانیت کی قدر کرتے اور اس کو صحیح طور پر استعمال کرتے ہیں' اس میں ان کا اندراج کیا جائے' مگر آپ خود ہی انصاف کیجئے

کہ آپ کے چاروں طرف زندگی کا جو طوفان اُمڈا ہوا ہے' اس میں کتنے انسان ہیں جن کو انسانیت کا احساس ہے؟ جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں صرف ایک معدہ اور پیٹ ہی نہیں دیا گیا ہے' بلکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو روح بھی دی ہے' دل بھی دیا ہے' اور دماغ میں عطا کیا ہے' جن کو ہم ہمیشہ نظر انداز کرتے اور ان کے صحیح استعمال سے بچتے ہیں' ہم جنسی خواہشات اور مادی ضروریات کے ریلے میں ایسے بہے چلے جا رہے ہیں' جیسے ایک گاڑی اپنے اختیار سے باہر لڑھک رہی ہو' جس پر کسی کا کوئی قابو نہ ہو' میں اور سمجھا کر کہوں تو یوں سمجھئے کہ انسانیت ایک سائیکل ہے' اور وہ سائیکل ایک ڈھلوان پر سے پھسل رہی ہے' اس میں نہ کوئی گھنٹی ہے' نہ بریک اور نہ اس کے ہینڈل پر کسی کا ہاتھ ہے' جغرافیہ کی پرانی تعلیم یہ بتلاتی تھی کہ زمین چپٹی ہے' جغرافیہ کی نئی تحقیقات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ زمین گول ہے' لیکن مجھے جغرافیہ کے استاد اور طالب علم معاف کریں' میں تو یہ دیکھ رہا ہوں کہ زمین ڈھلوان ہے' اس لئے کہ ساری قومیں اور ان کے تمام افراد اخلاقی بلندی سے حیوانی پستی کی طرف لڑھکتے چلے آرہے ہیں اور روز بروز ان کی رفتار تیز ہوتی جارہی ہے' ہماری زمین کا یہ کرہ ضرور آفتاب کے گرد گردش کر رہا ہے' مگر اس کرۂ ارض پر بسنے والا انسان مادیت اور معدہ کے گرد چکر لگا رہا ہے' زمین کی گردش کا انسانوں کے اخلاق اور معاملات پر کوئی اثر نہیں پڑتا لیکن انسانوں کی اس گردش کا تمام دنیا کے اخلاق اور حالات پر اثر پڑ رہا ہے' نظام شمسی میں حقیقی مرکز آفتاب ہو یا زمین لیکن عملی زندگی میں انسانوں کا حقیقی مرکز معدہ یا پیٹ اور حیوانی عنصر بنا ہوا ہے اور ساری انسانیت اس کے گرد چکر لگا رہی ہے' آج دنیا میں سب سے وسیع رقبہ معدہ کا ہے' یوں کہئے کہ تو وہ انسان کے جسم کا سب سے مختصر حصہ ہے' لیکن اس کا طول و عرض اور عمیق اتنا بڑھ گیا ہے کہ ساری دنیا اس میں سماتی چلی جارہی ہے' یہ معدہ اتنی بڑی خندق ہے کہ پہاڑوں سے بھی نہیں بھرتا' آج سب سے بڑا مذہب' سب سے بڑا فلسفہ معدہ کی عبادت ہے' تعلیم گاہوں میں اسی کا غلام بننا سکھایا جارہا ہے' آج کامیاب انسان بننے کا فن سکھایا جاتا ہے' دوسرے الفاظ میں دولت مند بننے کا' آج دولتمند بننے کی ریس ہے' دولت مند بننے کی حرص اتنی بڑھ گئی ہے کہ انسان کو خود اپنے تن من کا ہوش نہیں رہا' مطالعہ علم اور فنون لطیفہ کا مقصد بھی یہی ہو گیا ہے کہ انسان کہاں سے زیادہ سے زیادہ روپیہ حاصل کر سکتا ہے؟ سب سے بڑا علم اور ہنر یہ ہے کہ لوگوں کی جیبوں سے کس طرح روپیہ نکال کر اپنی جیب بھری جائے؟ اتنا ہی نہیں بلکہ تھوڑے سے تھوڑے وقت میں زیادہ سے زیادہ دولتمند بننے کی کوشش کی جاتی ہے' دولتمند بننے کی کوشش تمدن اور سوسائٹی کے لئے اتنی مضر نہیں جتنی جلد دولتمند بننے کی ہوس ہے' یہی ہوس' رشوت' خیانت' غبن' چور بازاری' ذخیرہ اندوزی اور حصول دولت کے دوسرے مجرمانہ ذرائع اختیار کرنے پر آمادہ کرتی ہے' اس لئے کہ ان مجرمانہ طریقوں کے بغیر جلد دولتمند بننا ممکن نہیں۔ اس ذہنیت کی وجہ سے ساری دنیا میں ایک مصیبت برپا ہے' دفتروں میں طوفان ہے' منڈیوں میں قیامت کا منظر ہے' آج انسان جونک بن گئے ہیں اور انسان کا خون چوسنا چاہتے ہیں' آج کوئی کام بے غرض و بے مطلب نہیں رہا' آج کوئی شخص بغیر اپنے فائدے اور مطلب کے کسی کے کام نہیں آتا' آج ہر چیز اپنی مزدوری اور فیس مانگتی ہے' کبھی کبھی تو خیال ہونے لگتا ہے کہ اگر درخت کے سایہ میں دم لیں گے تو شاید درخت بھی اپنی فیس اور مزدوری مانگنے لگیں گے۔ اقبال نے کہا ہے:

ہند کے شاعر و صورت گر و افسانہ نویس
آہ بیچاروں کے اعصاب پہ عورت ہے سوار

لیکن ان تین طبقوں کی یہ خصوصیت نہیں' سب کا حال یہی ہو رہا ہے کہ دولت اور خواہشات نفس کا نشہ سوار ہے۔ آج دولت کمانا ہی زندگی کا مقصد بن گیا ہے اور ساری دنیا اس کے پیچھے دیوانی ہے' آج جس انسان کو طالب خدا ہونا چاہئے تھا' اس کی معرفت اور محبت سے اپنا ویران دل آباد' اپنا اندھیرا دماغ روشن' اپنی بے مقصد و بے کیف زندگی بامقصد اور پُر کیف بنانی چاہئے تھی' سارے دل اور دماغ کے ساتھ اس سے محبت کرنی چاہئے تھی اور اس کے راستہ میں سب کچھ مٹا کر حقیقی زندگی حاصل کرنی چاہئے تھی' صد حیف کہ وہ انسان حقیقی محبت اور صحیح معرفت سے محروم ہے' اس لئے زندگی کی اصل لذت سے محروم ہے' حقیقی انسانیت سے محروم ہے اور افسوس ہے کہ لاکھوں کروڑوں انسانوں کو اس محرومی کا احساس بھی نہیں' آج جس انسان کو خدا کا پرستار ہونا چاہئے تھا وہ دولت کا پرستار اور نفس کا غلام بنا ہوا ہے' اور اس کو اس خلاف فطرت غلامی کا احساس بھی نہیں۔

ہر جگہ نفس کا قبضہ ہے:

سیاسی اختلافات اور نظام سلطنت تو فرصت کی باتیں ہیں' ہم تو یہ جانتے ہیں کہ حکومت اندرون حکومت خواہشات کی ہے' حکومت پر قبضہ خواہ کسی قوم یا پارٹی کا ہو اور خواہ کوئی صدر یا وزیر ہو مگر دراصل ہر جگہ نفس کا قبضہ اور خواہشات کا تسلط ہے'

پہلے برطانیہ کے متعلق کہتے تھے کہ اس کی سلطنت میں آفتاب غروب نہیں ہوتا' لیکن آج جس حکومت اور سلطنت میں آفتاب غروب نہیں ہوتا وہ نفس کی خواہش اور من کی چاہت ہے۔

وقت کا فرمان یہ ہے کہ نفس کی خواہش پوری کی جائے' دل کی آگ بجھائی جائے چاہے انسانوں کے خون کی نہریں بہتی ہوں' خواہ انسانوں کے اوپر ان کے لاشوں کو روندتے ہوئے گزرنا پڑے' خواہ قومیں اس راستہ پر پامال ہوجائیں' خواہ ملک کے ملک ویران اور تباہ ہوجائیں۔

لیکن اس میں ذرا تعجب کی بات نہیں' سینکڑوں برس سے جو تعلیم انسانوں کو دی جارہی ہے' خواہ وہ تعلیم گاہوں کے ذریعہ ہو یا سینماؤں کے ذریعہ یا ادب وشاعری کے ذریعہ' جو ہر ملک میں اور ہر قوم میں رائج ہے' اس کا ماحصل یہی ہے کہ تم من کے راجہ اور نفس کے غلام ہو۔

دوستو! اس زمانے کے سارے انسانوں کی آبادیاں اس لحاظ سے ایک سطح پر ہیں اور اس کے خلاف کوئی آواز سنائی نہیں دیتی۔ ملکوں کے خلاف بغاوت کرنے والے بہت ہیں' چھوٹے چھوٹے مسئلوں کے لئے بھوک ہڑتال کرنے والے بہت ہیں' مقامی مسائل کے لئے جان کی بازی لگادینے والے بہت ہیں لیکن انسانیت کے لئے مرنے والے کتنے ہیں؟ کتنے ایسے ہیں جن کو حقیقی انسانیت کی فکر ہے؟ آج دنیا میں اگر کسی کو انسانیت کے انحطاط کا احساس بھی ہے تو اس میں یہ جرأت نہیں ہے کہ انسانیت کے لئے آواز اٹھائے' سارے کرۂ ارض میں ایک آدمی بھی ایسا نہیں ہے جو انسانیت کے لئے اپنی قربانی دے۔

پیغمبروں کی بے غرضی و بے نیازی:

دراصل پیغمبروں ہی کی جرأت تھی' خواہ وہ ابراہیمؑ ہوں یا موسیٰؑ ہوں یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم (اللہ کا درود وسلام ہو ان پر) کہ انہوں نے ساری دنیا کو چیلنج کرکے انسانیت کے خلاف جو بغاوت جاری تھی' اس سے روکا' ان کے سامنے دنیا کی لذتیں اور دولتیں لائی گئیں' مگر انہوں نے سب کو ٹھکرادیا' اور انسانیت کے درد میں اپنی جان کو خطرہ میں ڈالا۔ اللہ کے برگزیدہ اور منتخب بندوں کی یہ جماعت جس کو پیغمبروں کی جماعت کہا جاتا ہے' دنیا کو کچھ دینے کے لئے آئی تھی' دنیا سے کچھ لینے کے لئے نہیں آئی تھی' ان کی کوئی ذاتی غرض نہ تھی' انہوں نے دوسروں کی آبادی کی خاطر اپنے گھروں کو اجاڑا' انہوں نے دوسروں کی خوشحالی کے لئے اپنے متعلقین کو فقر وفاقہ میں مبتلا کیا' انہوں نے غیروں کو نفع پہنچایا اور اپنوں کو منافع سے محروم کیا' کیا دنیا کے رہنماؤں میں ایسی بے غرضی اور خلوص کی مثالیں مل سکتی ہیں؟ پیغمبروں نے اپنے زمانہ میں اپنی اپنی قوموں میں خلش پیدا کی اور ان کو محسوس کرایا کہ موجودہ زندگی خطرہ ہے' جو لوگ اطمینان کے عادی تھے اور میٹھی نیند سو رہے تھے اور میٹھی نیند سونا چاہتے تھے' انہوں نے پیغمبروں کی اس دعوت اور تنبیہ کے خلاف سخت احتجاج کیا اور بڑی شکایت کی کہ انہوں نے ہمارا عیش مکدر کردیا اور ہماری نیند خراب کی' لیکن جو گھر میں آگ لگی ہوئی دیکھتا ہے وہ سونے والوں کی پروا نہیں کرتا اور اس کو کسی کی نیند پر ترس نہیں آتا' پیغمبر انسان کے حقیقی ہمدرد تھے' وہ دنیا کو خوابِ خرگوش سے بیدار کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے' دنیا کے گمراہ رہنماؤں اور نفس کے بندوں نے دنیا کو مارفیا کے انجکشن دیئے اور اس کو تھپک تھپک کر سلایا مگر پیغمبروں نے انسانوں کو جھنجوڑا اور غفلت سے بیدار کیا' یہ چھوٹی چھوٹی جنگیں اور لڑائیاں دراصل اس لئے ہوئیں کہ دنیا سے غفلت دور ہو اور دنیا پر جو تاریکی مسلط ہے وہ ختم ہو' انسان حقیقی انسانیت کو سمجھے۔

پیغمبر اسلامؐ کی شخصیت:

ہمارے سامنے سب سے زیادہ ممتاز اور سب سے زیادہ واضح اور روشن' سب سے زیادہ بلند مرتبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے' اگر ہم اس حقیقت کا اظہار نہ کریں تو یہ ایک خیانت ہوگی' ہمارا ضمیر اس کی اجازت نہیں دیتا کہ ان کے اس احسان کو نہ بتلائیں جو انہوں نے انسانیت پر کیا۔

جب دنیا میں ایک انسان یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ اللہ ہی اس دنیا کو اکیلا چلارہا ہے اور وہی بندگی اور اطاعت کا مستحق ہے' آپؐ نے اس حق کا اعلان کیا اور اس آواز کو بلند کیا کہ آج دنیا کے ہر حصے سے یہ آواز بلند ہورہی ہے اور جب کوئی آواز سننے میں نہیں آتی تو یہی آواز کانوں میں آتی ہے' آج یہ آواز تمام دنیا میں پھیل گئی ہے۔

آپؐ کی تعلیم اور آپؐ نے جو کچھ دنیا کو عطا کیا وہ انسانیت کا مشترک سرمایہ ہے' جس پر کسی قسم کی اجارہ داری قائم نہیں ہوسکتی' جس طرح ہوا' پانی' اور روشنی پر کسی کو اجارہ داری کا حق نہیں اور کوئی اس پر اپنی مہر اور اپنی چھاپ نہیں لگاسکتا' اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر ساری دنیا کا حق ہے اور ہر شخص کا اس میں حصہ ہے جو ان سے فائدہ اٹھانا چاہے' یہ دنیا کی تنگ نظری ہے کہ وہ ان حقوق کو کسی قوم یا ملک کی جاگیر سمجھے۔

دوستو! محمد صلی اللہ علیہ وسلم محسن انسانیت تھے اور ساری انسانیت آپ کی ممنون ہے' دنیا میں جو کچھ عدل وانصاف اس وقت موجود ہے اور جن حقیقتوں کو اس وقت تسلیم کیا جا رہا ہے وہ سب آپ کا فیض ہے:

بہار اب جو دنیا میں آئی ہوئی ہے
یہ سب پود انہیں کی لگائی ہوئی ہے

دوستو! ہم اس موجودہ نظام زندگی کو چیلنج کرتے ہیں' ہم لوگوں سے ڈنکے کی چوٹ پر کہتے ہیں کہ تم دنیا کو آج جتنا بلند سمجھتے ہو وہ اتنی ہی پست ہے' ہم صاف کہتے ہیں کہ دنیا تدریجی خودکشی کی طرف جا رہی ہے' یہ راستہ انسانیت کی تباہی کا راستہ ہے' میں مسجد سے سیدھا اسٹیج پر نہیں آیا بلکہ کتب خانوں کے راستہ سے' مطالعہ کے راستہ سے' معلومات کے راستہ سے آپ کے سامنے آیا ہوں' آپ میں سے کچھ لوگ یورپ کی دو ایک زبانیں جانتے ہوں گے' میں خود یورپ کو جانتا ہوں:

''تم انگریزی داں ہو' میں انگریز داں ہوں''

میں سارے یورپ سے خم ٹھونک کر کہتا ہوں کہ تمہارا پورا نظام زندگی غلط ہے' اور وہ انسانیت کو ہلاکت کی طرف لے جا رہا ہے' میرا دعویٰ ہے اور پورے استدلال اور یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ دنیا کی نجات پیغمبروں ہی کے راستہ میں ہے' اور دنیا کے لئے اس وقت خدا کے یقین' اس کے خوف' دوسری زندگی پر ایمان اور پیغمبروں کی رسالت کے اقرار کے سوا کوئی چارہ نہیں' یہی ہماری دعوت ہے اور یہی ہماری جدوجہد کا مقصد ہے:

ان کا جو فرض ہے وہ اہل سیاست جانیں
میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے

(ماخوذ از اصلاحیات ص۱۶۲ تا ۱۷۱)

مدینہ میں پہنچ کر زندگی کی شام ہوجائے

منشی ناظر حسین گا چاندپوری

عطا قربت کا آقا مجھ کو ایسا جام ہو جائے
مدینہ میں پہنچ کر زندگی کی شام ہو جائے

خداوندا مدینہ پہنچ کر اس طرح جاں نکلے
یہ سر ہو ان کے در پر اور میرا کام ہو جائے

لگالوں آنکھ میں سرمہ تیری خاک کف پا کا
میسر گر مجھے قسمت سے یہ انعام ہو جائے

شہ کونین محضر پر میرے بس اتنا لکھ دیجئے
ہمارے در کی دربانی گدا کے نام ہو جائے

دکھا دے یا الٰہی تو نظارہ سبز گنبد کا
سکوں مل جائے دل کو روح کو آرام ہو جائے

اگر چشم کرم ہو جائے' ان کی گل کی حالت پر
یقیناً دور دو عالم' کا ہر آلام ہو جائے

والدین کا مقام

مولانا حسین احمد

غارحرا، میں پہلی وحی کے نزول سے قبل انسانی زندگی کا فطری بہاؤ رکا ہوا تھا۔اس کے ہر دروازے پر بھاری بھاری قفل چڑھے ہوئے تھے' گویا انسانیت چند مقفل دروازوں اور تالوں کا مجموعہ بنی ہوئی تھی۔ انسانیت تباہی کے دہانے پر کھڑی تھی۔لوگ بزرگوں کی تعظیم کے بل بوتے پر بتوں کو سجدہ کیا کرتے تھے' ذرا سی بات پر صدیوں جنگیں لڑا کرتے تھے' اور اپنی اولاد کو اس کی وصیت کر جاتے تھے' اوہام کی ناپائیدار بنیاد پر کمزور یقین کی دیوار بلند کرتے تھے اور اسی کی خاطر بہت کچھ کر جاتے تھے' دیگر ازیں والدین جو انسان کے اس دنیا میں آنے کا ذریعہ ہیں' ان کی نافرمانی اور ان کے ساتھ ناروا سلوک روا رکھتے تھے۔

اللہ رب العزت نے انسانیت پر اس کٹھن دور میں احسان عظیم فرمایا اور اس گئے گزرے وقت کے اندر انسانیت کے محسن اعظم' پیغمبر انقلاب' حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں مبعوث فرمایا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری اور محنت نے دنیا کو راہ راست پر گامزن کیا' انسانی زندگی کے وہ قفل جو جاہلیت سے لگے پڑے تھے' ان کو ایک ایک کر کے توڑ ڈالا اور دنیا کو جہالت کی تاریکی سے نکال کر علم کی روشنی میں لے آئے' پھر دنیا نے دیکھا کہ جو لوگ وحدہ لاشریک لہ کے غیر کی عبادت کرتے تھے وہ اپنے خالق حقیقی کے سامنے سر بسجود ہوئے' جو لوگ صدیوں لڑا کرتے تھے وہ ایک دوسرے کے جاں نثار دوست بن گئے' اوہام پرستی کو چھوڑ کر ہمت و استقلال کے پہاڑ بن گئے' یہی وہ محنت اور تعلیم تھی جس نے انسان کو والدین کے صحیح مرتبہ سے روشناس کرایا اور اولاد کو اپنے ماں باپ کے ساتھ احسان کرنے کا پابند کیا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ہم نے وصیت کر دی انسان کو اس کے والدین کے واسطے' پیٹ میں رکھا اس کو اس کی ماں نے تھک تھک کر اور دودھ چھڑانا ہے اس کا دو برس میں تاکہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا' آخر مجھی تک آنا ہے۔"

وصیت ہر اس کام کی ہوتی ہے جو اہم ہو' اور کیوں نہ ہو؟ اس لئے کہ ماں باپ اپنی اولاد کو اس وقت سے پالتے ہیں جبکہ اس کو شعور بھی نہیں ہوتا' اور یہ امید رکھتے ہیں کہ اولاد ہمارے لئے سہارا بنے گی' اور ہمارے کام آئے گی' اگرچہ یہ سب کچھ وہ نہ بھی سوچیں' پھر بھی اولاد کو یہ سمجھنا چاہئے کہ والدین نے ان کو کتنا چین اور سکھ دیا ہے؟ ایک ماں تھی جو رات کو خود گیلی جگہ سوتی تھی اور اولاد کو سوکھی جگہ پر سلاتی تھی' جب بچہ رات کو اندھیرے میں روتا تھا تو ماں اپنی نیند قربان کرتی تھی اور بچے کو لوریاں دے کر ساری رات گزار دیتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ماں کی وہ تکالیف جو اولاد کی وجہ سے درپیش ہوتی ہیں' اپنی کتاب میں ذکر فرمائی ہیں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اس کی ماں نے اس کو تکلیف کے ساتھ اٹھایا اور اس کو جنا بھی تکلیف کے ساتھ اور حمل میں رہنا اس کا اور دودھ چھڑانا تیس مہینوں میں ہے۔" (الاحقاف:۱۵)

یہ ماں تھی جس نے اتنی قربانیاں صرف اور صرف اپنی اولاد کے لئے دیں' اب اولاد کو چاہئے کہ والدین کے ساتھ احسان کرے' ان کی ہر قسم کی خدمت کرے اور انہیں ناراض نہ ہونے دے۔

آج کل عموماً اس سے روگردانی کی جاتی ہے' اولاد ماں باپ کی نافرمان ہو جاتی ہے' والدین کے مقابلے میں دوستوں کو ترجیح دی جاتی ہے۔

اچھے خاصے دیندار لوگ بھی اس میں کوتاہی کرتے ہیں' مغربی تعلیم یافتہ اور اپنے آپ کو پڑھا لکھا سمجھنے والے لوگ تو گویا والدین کو کوئی درجہ ہی نہیں دیتے' یاد رکھیں! والدین کے احسان کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی مرتبہ کیا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار اس کی ترغیب دی ہے' حتیٰ کہ والدین کے احباب سے بھی صلہ رحمی کو بڑی نیکی فرمایا ہے' جیسا کہ حدیث میں آتا ہے:

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے' بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ بندہ والد کے احباب سے اچھا برتاؤ کرے۔" (مسلم)

سوچنے کی بات ہے کہ جب والد کے احباب کا یہ درجہ ہے تو خود والدین کا کیا حکم ہوگا؟ صرف یہاں تک بس نہیں بلکہ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے والدین کے نافرمان کے لئے بڑی سخت وعید بھی فرمائی ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے:

"حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے، آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا: کیا تمہیں نہ بتاؤں کہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟ فرمایا: اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا، آپ ٹیک لگا کر بیٹھے تھے، اٹھ کر بیٹھ گئے اور بار بار فرمایا حتیٰ کہ ہم کہنے لگے کہ کاش! آپ خاموش ہوجائیں (تاکہ زیادہ صدمہ نہ ہو)۔" (مسلم)

دوسری جگہ ارشادِ نبویؐ ہے:

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی ناک خاک آلود ہو، پھر اس کی ناک خاک آلود ہو، پھر اس کی ناک خاک آلود ہو۔ عرض کیا گیا: کون یارسول اللہ؟ جواب میں فرمایا: جو والدین یا دونوں میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پائے پھر بھی (ان کی خدمت کرکے) جنت میں نہ جائے۔"

ذرا غور کرنے کی بات ہے کہ حدیث میں جس کو سب سے "بڑا گناہ" فرمایا اور اس کے مرتکب کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلاکت کی بددعا فرمائی ہے، آج ہم لوگ اس کی کتنی پاسداری کرتے ہیں؟ جو لوگ اپنے رب کو راضی کرنے کی فکر کرتے ہیں اور طرح طرح کے طریقے اختیار کرتے ہیں، انہیں چاہئے کہ والدین کی اطاعت کو بھی اپنا شعار بنائیں۔ اس لئے کہ والدین کی اطاعت سے بھی رب کی رضا حاصل ہوتی ہے، والدین کی ناراضگی سے بچیں، کیونکہ والدین کی ناراضگی رب کی ناراضگی کا سبب ہوتی ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "رب کی رضا والد کی رضا میں ہے اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔ (بشرطیکہ شریعت کے خلاف حکم نہ دیں)۔"

وہ لوگ جو اتنے بڑے فریضہ کو کوتاہ نظری سے دیکھتے ہیں، انہیں ذرا اپنی آخرت کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ ایک بڑے فریضہ کو چھوڑ رہے ہیں، ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ کیسے راضی ہوں گے؟

اس کے برعکس جو لوگ والدین کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہیں، اور اس کو جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ سمجھتے ہیں۔ وہ اس حدیث کی رو سے خوشخبری کے مستحق ہیں، اس لئے ہم سب کو چاہئے کہ والدین کی فرمانبرداری کریں اور ان کے سامنے کوئی ایسی بات نہ کہیں جو ان کے دل کو تکلیف پہنچائے، خاص طور پر جبکہ وہ بڑھاپے کو پہنچ جائیں۔

ایک جگہ ارشادِ خداوندی ہے:

"اگر پہنچ جائے تیرے سامنے
بڑھاپے کو ایک ان (والدین) میں سے یا
دونوں تو نہ کہہ ان کو ہوں اور نہ جھڑک ان کو
اور کہہ ان سے بات ادب کی۔"
(سورۂ بنی اسرائیل: ۲۳)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو والدین کا فرمانبردار بنائے اور ہمیں صراطِ مستقیم پر چلائے۔ (آمین)

☆☆......☆☆

قادیانیت استعماری وصیہونی قوتوں کے تحفظ کے لئے سازشی چوہوں کا مقام رکھتی ہے: مولانا عبدالحکیم نعمانی

ساہیوال (نمائندہ خصوصی) قادیانیت استعماری وصیہونی قوتوں کے تحفظ کے لئے سازشی چوہوں کا مقام رکھتی ہے۔ ماڈرن اور لبرل اسلام کے نام پر دینی و مذہبی قائدین کے خلاف انتہاپسندی کا جھوٹا پروپیگنڈہ قابل مذمت ہے۔ جس کا خاتمہ دینی جماعتوں کے اتحاد کے ذریعے ناگزیر ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے یہاں جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ محمد اسلام بھٹی اور محمد آصف راجپوت بھی ان کے ہمراہ تھے۔

استعماری قوتوں کے ایجنٹ، یہودی گماشتے اور انگریز سامراج کے مفادات کے لئے کام کررہے ہیں۔ اور انہوں نے اسلام اور آئین پاکستان کو تسلیم کرنے کی بجائے بغاوت پر مبنی راستہ اپنایا ہوا ہے۔ انہوں نے مغربی میڈیا کی اسلامی ملکوں کے خلاف ہرزہ سرائی کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ مغربی میڈیا مسلمانوں پر بےپردگی اور لذت و شہوت پرست ثقافت مسلط کرے تو ٹھیک ہے۔ اگر مسلمان شلوار قمیض، شرعی پردہ اور دیگر اسلامی قوانین کی بات کریں تو مغربی میڈیا کا اس کو انتہاپسندی سے تعبیر کرنا کہاں کا انصاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں اور طاغوتی طاقتوں کی اسلام دشمن کارروائیوں کے تدارک کے لئے مسلم ممالک منظم اور جدید بنیادوں پر کام کریں۔

خوش اخلاقی کا بنیادی عنصر

ضبط و درگزر

خوش اخلاقی انسانی تہذیب وتمدن میں ہمیشہ ایک مطلوب ومرغوب وصف رہا ہے۔ انسان کا تعلق چاہے کسی بھی اقلیم' قبیلے اور مذہب سے ہو' دوسرے انسانوں سے اس کا معاشرتی اختلاف اور جغرافیائی تفریق کتنی ہی بڑھ جائے لیکن اچھے اخلاق کی پسندیدگی اور برے اخلاق سے نفرت یہ ایسی قدر مشترک ہے کہ روئے زمین کے تمام انسان اس میں متحد ہیں' یہ الگ بات ہے کہ خوش اخلاقی کی تعریف اور حسن اخلاق کی تعیین میں کچھ قومیں غلطی کا شکار ہوگئیں۔

اسلام چونکہ ہمہ جہت اور جامع ترین مذہب ہے' اس لئے اسلامی تعلیمات میں دیگر تمام امور ضروریہ کی طرح خوش اخلاقی کے اصل مدار اور بنیادی عنصر کی درست تعیین بھی موجود ہے' اور وہ عنصر ہے تحمل وبردباری اور بلاشبہ تعلیمات اسلامی کے عملی اسوہ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں تحمل وبردباری کامل درجے کی موجود تھی' چنانچہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کافروں نے بہت ستایا حتیٰ کہ دندان مبارک تک شہید کردیئے' تب بھی آپ نے تحمل کا دامن نہ چھوڑا اور ان کے حق میں یہ دعا فرمائی کہ اے اللہ! ان پر رحم فرما' یہ ناواقف ہیں۔ اسی بنا پر اللہ کی طرف سے آپ کو "انک لعلیٰ خلق عظیم" کا اعزاز عطا ہوا' معلوم ہوا کہ اچھے اور اونچے اخلاق کا حامل وہی ہوسکتا ہے جو حضور علیہ السلام کی اتباع میں تحمل وبردباری سے متصف رہے' اگر یہ صفت نہیں ہے تو لاکھوں مصنوعی مسکراہٹیں اور ظاہری بشاشت آپ کو حقیقی طور پر خوش اخلاق نہیں بنا سکتی۔

ذیل میں چند اللہ والوں کے واقعات تحریر کئے جاتے ہیں' جن سے معلوم ہوگا کہ خوش اخلاقی کا اکثر اظہار برداشت وتحمل اور ضبط ودرگزر سے ہی ہوتا ہے۔

حضرت ابراہیم بن ادہمؒ:

یہ اللہ کے مقبول بندوں میں سے مشہور شخصیت ہیں۔ ایک مرتبہ تن تنہا صحراء میں چلے جارہے تھے کہ ایک فوجی سے سامنا ہوگیا' اس نے پوچھا کہ تو غلام ہے؟ فرمایا: ہاں! اس نے انتہائی سخت لہجے میں پوچھا: بتا آبادی کہاں ہے؟ حضرت نے قبرستان کا راستہ بتادیا' اس نے کہا: میں آبادی ڈھونڈ رہا ہوں' تم نے مجھے

مولانا محمد اسامہ

قبرستان بھیج دیا تھا۔ فرمایا: آبادی اسی جگہ ہے (یعنی انجام کار سب نے اسی جگہ پر آبسنا ہے) فوجی نے لاٹھی آپ کے سر پر دے ماری اور آپ کو پکڑ کر سر سے بہتے خون سمیت شہر میں لے آیا' جب لوگوں نے بتایا کہ ظالم یہ تو حضرت ابراہیم بن ادہم ہیں' تو فوجی سواری سے اتر پڑا اور حضرت کے پاؤں چومنے لگا' پھر پوچھا کہ آپ نے یہ کیوں فرمایا تھا کہ میں غلام ہوں؟ حضرت نے جواب دیا کہ ہاں! میں اللہ کا غلام ہوں۔ عرض کیا: مجھے معاف کردیجئے' فرمایا: میں نے معاف کردیا اور جب تم نے میرے لاٹھی ماری تو میں نے تمہیں دعا دی تھی' لوگوں نے پوچھا: کیوں؟ فرمایا: مجھے معلوم ہے کہ اس کے مارنے پر برداشت کرنے سے مجھے ثواب ملا ہے' لہٰذا میں نہیں چاہتا کہ اس کے سبب سے مجھے تو ثواب ملے اور میرے سبب سے اس کو برائی ملے۔

حضرت ابوعثمان حیری قدس سرہٗ:

یہ اللہ والے حیرہ نامی شہر کے باسی تھے' ایک مرتبہ کسی نے آزمانے کی غرض سے ان کی دعوت کی' جب یہ پہنچے تو میزبان نے گھر کے باہر ہی ملاقات کرلی اور کہا کہ کھانا تو ختم ہوچکا ہے' انہوں نے دعوت میں بلانے پر شکریہ ادا کیا اور واپس چل دیئے' کچھ دور پہنچے تھے کہ میزبان نے دوبارہ بلایا' جب یہ دروازے پر پہنچے تو پھر وہی کہا کہ کھانا تو ختم ہوچکا ہے' کئی بار اس نے یہ عمل دہرایا' جب وہ بلاتا تو یہ بزرگ تشریف لے آتے' جب جواب دیتا تو واپس پلٹ جاتے' آخر اس نے عرض کیا کہ حضرت! میں تو آپ کو آزمارہا تھا' آپ واقعی بہت خوش اخلاق ہیں۔ اس تعریف پر مغرور ہونے کے بجائے انہوں نے فرمایا کہ جو تو نے مجھ میں دیکھا یہ تو کتے کے اخلاق ہیں کہ جب اسے بلاؤ تو وہ آتا ہے اور جب ہنکاؤ تو بھاگ جاتا ہے' اس میں کمال کی کیا بات ہے؟ حضرت ابوعثمان حیریؒ کا یہ جواب محض ان کی بے نفسی اور غرور وتکبر سے بیزار ہونے کی بنا پر ہے' ورنہ ان کے مذکورہ واقعے میں جس قدر خوش اخلاقی ہے کسی سمجھدار پر مخفی نہیں۔ ان ہی کا ایک اور واقعہ ہے کہ کسی نے چھت پر سے ان پر راکھ گرادی' انہوں نے کپڑے جھاڑے اور اللہ کا شکر ادا کیا' لوگوں نے حیرت

ظاہر کی کہ یہ تو ناراضگی کا موقع ہے نہ کہ شکر کا؟ فرمایا کہ جو شخص آگ کے قابل ہو اس پر صرف راکھ ڈالی جائے تو شکر ہی کا مقام ہے۔

حضرت علی بن موسیٰ کاظمؒ:

یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آل میں سے ہیں' بڑے صاحب اخلاق تھے اور علوی خاندان میں سے ہونے کے باعث بہت عزت اور وجاہت بھی رکھتے تھے اہل عرب اکثر سرخ وسفید اور کھلتی ہوئی رنگت کے ہوتے ہیں لیکن ان کی رنگت سانولی تھی' آپ کی رہائش گاہ کے سامنے ایک حمام تھا' حمام کا مالک آپ کی اونچی حیثیت سے واقف تھا' جب آپ حمام تشریف لاتے تو وہ تمام لوگوں کو نکال دیتا اور حمام خالی کرالیتا' ایک مرتبہ آپؒ حمام میں تھے' مالک کو ذرا غفلت ہوئی تو ایک عرب دیہاتی حمام میں داخل ہو گیا' اس نے آپ کو دیکھا تو سمجھا کہ یہ حمام میں آنے والوں کا خدمت گار غلام ہے' وہ آپ سے کہنے لگا اٹھ پانی لا! آپ نے لا دیا' پھر وہ بولا: چل مٹی لے کر آ! حضرتؒ نے وہ بھی لا دی' غرض وہ ایک ایک کام آپ سے کرانے لگا اور آپ اس کا ہر حکم بلا چوں وچرا پورا کرتے رہے' حمام کا مالک اندر آیا اور دیہاتی کی یہ تحکمانہ آوازیں سنی تو بہت گھبرایا کہ میری غفلت کے سبب حضرت پر یہ مصیبت آئی ہے۔ اسی گھبراہٹ اور شرمندگی کے باعث وہ وہاں سے بھاگ گیا' جب آپ باہر نکلے اور مالک کے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ اس وجہ سے بھاگا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کو واپس بلالو اس بے چارے کا کیا قصور ہے۔

حضرت عبداللہ خیاطؒ:

اللہ کے یہ ولی پیشے کے اعتبار سے درزی تھے' ان سے کپڑے سلوانے والوں میں ایک شخص ایسا بھی تھا جو ہر مرتبہ سلائی کی اجرت میں کھوٹے سکے دیتا' یہ

[redacted]

ہمیشہ خاموشی سے رکھ لیتے' ایک مرتبہ وہ اجرت دینے آیا' آپ خود موجود نہ تھے' شاگرد نے کھوٹے سکے لینے سے انکار کر دیا اور کھرے سکے وصول کر لئے' جب ان کو پتہ چلا تو شاگرد سے فرمایا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ برسوں گزر گئے وہ میرے ساتھ یہی معاملہ کرتا ہے' میں نے کبھی اس پر ظاہر نہیں کیا اور ہمیشہ اس خیال سے کھوٹے سکے رکھ لیتا ہوں کہ ان کھوٹے سکوں سے وہ کسی اور مسلمان کو فریب نہ دے۔

حضرت اویس قرنیؒ:

یہ اللہ کے بہت ہی مقبول بندوں میں سے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مستجاب الدعوات (یعنی ایسا شخص جس کی ہر دعا اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں) ہونے کی خبر دی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی بھی ان سے دعا کرانے کی کوشش کرتے تھے۔ ان کے تحمل اور برداشت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ جب یہ کہیں جاتے تو شرپسند لڑکے ان کو پتھر مارتے' حضرت اویس قرنیؒ ان سے فرماتے کہ اے لڑکو! چھوٹے پتھر مارو' ایسا نہ ہو کہ بڑے پتھر سے میرا پاؤں ٹوٹ جائے اور میں نماز کے لئے کھڑا نہ ہو سکوں۔ ایک مستجاب الدعوات کا مظلومی کی حالت میں بددعا کرنے کے بجائے اس تحمل کا مظاہرہ کرنا حسن اخلاق کی اعلیٰ ترین مثال ہے۔

حضرت احنف بن قیسؒ:

یہ بھی اللہ کے متقی بندوں میں سے تھے' ایک مرتبہ راستے میں تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک حاسد نے آپ کو آ لیا اور گالیاں دینی شروع کر دیں۔ آپ خاموشی سے چلتے رہے' وہ بھی گالیاں بکتا ہوا ساتھ چلنے لگا' جب اس جگہ پہنچے جہاں حضرت احنف کے عزیز واقارب رہتے تھے تو حضرت ٹھہر گئے اور اس سے فرمایا: بھائی! اگر کچھ گالیاں باقی ہوں تو وہ بھی دے دو' لیکن یہاں سے آگے جا کر ایسا مت کرنا اگر میرے رشتہ داروں نے دیکھ لیا تو تمہیں تکلیف پہنچائیں گے۔ سبحان اللہ! ضبط وتحمل کی چند ایسی مثالیں ہمارے معاشرے میں بھی ظاہر ہو جائیں تو تمام فسادات کا دروازہ بند ہونے کے لئے کافی ہیں۔

حضرت مالک بن دینارؒ:

حضرت مالک بن دینارؒ اپنے وقت کے مشہور عالم محدث اور سینکڑوں اہل علم کے مانے ہوئے استاد تھے۔ اللہ تعالیٰ نے علم نافع کی برکت سے ان کو بھی خوب تقویٰ اور اصلاح باطن سے نوازا تھا۔ علماً' صوفیاء اور عام مسلمان سب ہی آپ کی عظمت شان کے معترف تھے' ایک مرتبہ کسی عورت نے ان کو یوں پکارا: "اوئے ریاکار" یعنی دکھلاوا کرنے والے۔ تو بجائے اس پر ناراض ہونے یا انتقامی بات کہنے کے آپ نے اسے یہ جواب دیا کہ اے نیک بخت! بصرہ کے سب لوگوں سے میرا اصل نام پوشیدہ تھا' تو نے ڈھونڈ نکالا۔

یہ تو ہمارے چند اسلاف کے حسن اخلاق کی جھلکیاں ہیں' جن کے تذکرے سے مقصود یہ واضح کرنا ہے کہ حسن اخلاق کی اصل علامت یہ ہے جو ہمارے اسلاف رکھتے تھے' جس قدر تحمل اور بردباری ہوگی اسی قدر اخلاق عالی ہوں گے۔ ان جھلکیوں کے علاوہ کتابوں میں ضبط اور درگزر کے کثیر واقعات موجود ہیں جو کہ ہر سننے اور پڑھنے والے کو یہ پیغام دے رہے ہیں کہ "طاقتور وہ نہیں جو اپنے فریق کو گرا لے بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصے کے وقت خود پر قابو پا لے۔"

اے دلوں کے مالک! ہم سب کو یہ پیغام سمجھنے اور اس کے مطابق زندگی بھر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرما۔ آمین۔

☆☆.........☆☆

شیخ فرید الدین عطارؒ کے فرمودات

بزرگوں کی باتیں

مولانا منظور احمد الحسینی' لندن

چھٹی صدی کے مشہور بزرگ شیخ فرید الدین عطار' شیخ مجدالدین شیخ نجم الدین کبریٰ کے مشہور خلیفہ ہیں۔ شیخ عطارؒ کو سلوک میں خاص مقام حاصل تھا' یہاں تک کہ شیخ جلال الدین رومیؒ جن کو مولائے روم بھی کہا جاتا ہے' اپنے بچپن میں شیخ عطارؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ شیخ عطارؒ نے پوری زندگی تصنیف و تالیف میں گزاری' آپ بڑے شاعر تھے' مشہور ہے کہ آپؒ نے مثنویوں کے علاوہ چالیس ہزار اشعار کہے ہیں۔ شیخ عطارؒ کی جملہ تصانیف ۱۱۳ ہیں' ان میں ایک مشہور تصنیف ایک مختصری کتاب ہے' جس کو "پندنامہ" کہتے ہیں' سلوک کا کافی حصہ انہوں نے اس کتاب میں نظم میں پرو دیا ہے۔

اگرچہ یہ کتاب بچوں کو پڑھائی جاتی ہے' مگر یہ ایسی ہے کہ بڑی عمر کے حضرات بھی اس کو بار بار پڑھیں' ذیل میں ان کی کچھ نصیحتوں کو اس کتاب سے قارئین کی نذر کرتے ہیں' حق تعالیٰ شانہ عمل کی توفیق ارزاں نصیب فرمائیں۔ (آمین)

شیخ عطارؒ نے اپنی کتاب کو نصیحتوں کے اعتبار سے سات حصوں میں تقسیم کیا ہے' مثلاً ان چار چیزوں پر عمل کیا جائے تو ان سے انسان کی عمر بڑھتی ہے' کہیں دو چیزوں کا ذکر کیا ہے' کہیں تین اور کہیں آٹھ کا اور کچھ نصیحتیں ایسی فرمائی ہیں جو عمومی ہیں' ان میں عدد ۳'۴'۵ وغیرہ کی تخصیص نہیں کی۔

پہلی قسم: دو چیزوں کے بارے میں شیخ کے فرمودات:

عافیت کے بارے میں شیخ عطارؒ کا ارشاد ہے:

"اے پیارے! اپنے ہاتھ کو دو چیزوں سے روک رکھنا چاہئے تاکہ تو مصیبتوں سے چھوٹ جائے: (۱) دنیا کا طلب گار مت بن' (۲) نفسانی خواہشات کے پورا کرنے سے اپنے آپ کو دور رکھ۔"

حضرت شیخ عطارؒ ان دونوں باتوں کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"تو اپنے ہاتھ کو نفس اور دنیا سے روک رکھ تاکہ مصیبتوں کو تیرے ساتھ کام نہ ہو' اگر تو حرص و لالچ میں گرفتار ہو گیا تو تجھ پر ہر طرف سے سینکڑوں بلائیں آئیں گی۔"

آگے حضرت شیخ فرماتے ہیں:

"نفس اور دنیا کو چھوڑ دے تاکہ تو ہر مصیبت اور خطرے سے چھوٹ جائے۔"

☆...... دو چیزیں بے وقوف مرد کی نشانی ہیں: (۱) بچوں کی صحبت' (۲) عورتوں کی طرف میلان جھکاؤ۔

☆...... اے ہوش مند! دو شخصوں سے پرہیز کر تاکہ تجھے زمانے سے ذلت نہ دیکھنی پڑے: (۱) پہلے تو اس دشمن سے جو لڑاکا ہو دور رہ' (۲) پھر تجھے نادان دوست کی صحبت سے بچنا چاہئے۔

تین چیزوں کے بارے میں شیخ کے فرمودات:

☆...... نجات تین چیزوں سے حاصل ہوتی ہے: (۱) اللہ تعالیٰ کے ڈر سے' (۲) حلال روزی کے تلاش کرنے سے' (۳) سیدھی راہ پر چلنے سے۔

☆...... تین چیزیں تیرے لئے ضروری ہیں: (۱) زندگی کی ہر سانس کو غنیمت سمجھ' (۲) تقدیر خدا پر راضی رہ' (۳) اپنی زبان پر مہر سکوت لگا۔

☆...... تین کام جس کی عادت ہوں گے اسے دنیا میں خوش بختی حاصل ہوتی ہے: (۱) اگر وہ لوگوں کے عیب دیکھے تو لعن طعن کرنے میں کبھی زبان نہ کھولے (یعنی لوگوں کی عیب جوئی نہ کرے) (۲) جو غلط راستے پر جا رہا ہو اس کو سیدھے راستے پر ڈال دے' (۳) اپنا بوجھ کسی پر مت ڈال۔

☆...... تین چیزوں کے بغیر خلاصی نہیں مل سکتی: (۱) خدائی فیصلہ' تقدیر خداوندی پر راضی رہنا' (۲) دل و جان سے ہر وقت حق تعالیٰ شانہ کی رضا ڈھونڈنا' (۳) ظلم سے اپنے آپ کو دور رکھنا۔

☆...... بے وقوف کی تین نشانیاں ہیں: (۱) وہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل رہتا ہے' (۲) بہت بولنا اس کی عادت ہوتی ہے' (۳) اسے عبادت میں سستی ہوتی ہے۔

☆...... فاسق کی تین نشانیاں ہیں: (۱) اس کے دل میں فساد کی محبت ہوتی ہے (۲) مخلوق خدا کو ستانا اس کی عادت ہوتی ہے (۳) وہ اپنے آپ کو سیدھے راستے سے دور رکھتا ہے۔

☆...... بدبخت کی تین نشانیاں ہیں: (۱) بے ذوقی کی وجہ سے ہمیشہ حرام کھاتا ہے (۲) ناپاک رہتا ہے (۳) بے وقت اٹھتا ہے نیز یہ کہ اہل علم سے بھاگتا ہے۔

☆...... بخیل آدمی کی تین نشانیاں ہیں: (۱) وہ فقیروں سے خوفزدہ رہتا ہے (۲) بھوک کی مصیبت سے کانپنے والا ہوتا ہے (۳) جب سر راہ کوئی دوست اور رشتہ دار مل جائے تو صرف مرحبا کہہ کر وہاں سے گزر جاتا ہے۔

☆...... دل کی سختی کی تین نشانیاں ہیں: (۱) کمزوروں پر اس کا ظلم اور زیادتی ہوتی ہے (۲) اسے تھوڑے اور زیادہ پر صبر نہیں ہوتا (۳) اس کو نصیحت جتنی بھی تو لیں کیجا اس کے سخت دل پر کارگر نہ ہوگی۔

☆...... متقی شخص کی تین نشانیاں ہیں: (۱) بری صحبت سے بچ کر رہتا ہے کیونکہ بُرے لوگوں کی صحبت بُری عادتیں پیدا کر دیتی ہیں (۲) جھوٹی بات اس کی زبان پر کم چلتی ہے جھوٹ کے طریقہ سے کنارہ پر ہوتا ہے (۳) حرام مال سے پرہیز کرتا ہے۔

☆...... جنتی شخص کی تین نشانیاں ہیں: (۱) نعمتوں پر شکر کرتا ہے (۲) مصیبتوں پر صبر کرتا ہے (۳) گناہ پر استغفار کرنے والا ہوتا ہے۔

چار چیزوں کے اعتبار سے حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ کے فرمودات:

☆...... ہر ایمان والا شخص چار چیزوں کو چار چیزوں سے پاک رکھتا ہے: (۱) دل کو حسد سے (۲) زبان کو جھوٹ اور غیبت سے (۳) عمل کو ریا (نام ونمود) سے (۴) پیٹ کو حرام سے۔

☆...... چار چیزیں بزرگی کی نشانی ہیں: (۱) علم کی بہت زیادہ عزت کرنا (۲) مخلوق کو صحیح جواب دینا (۳) علم اور حلم (دوستوں) سے پیار اور میل ملاپ رکھنا اور دشمنوں سے احتیاط رکھنا (۴) لوگوں سے نرم اور میٹھی بات کرنا۔

☆...... چار عادتیں بادشاہوں کو نقصان میں رکھتی ہیں: (۱) کھل کھلا کر ہنسنا (۲) گھٹیا قسم کے دنیادار لوگوں سے دوستی رکھنا (۳) عورتوں سے بہت زیادہ خلوت کرنا (۴) مخلوق خدا کو ستانا اور ان پر ظلم کرنا۔

☆...... چار چیزیں لوگوں کو ہلاک کر دینے والی ہیں: (۱) بادشاہوں کی نزدیکی (۲) بُرے لوگوں سے محبت (۳) دنیا کی رغبت (۴) عورتوں کی محبت۔

☆...... نیک بخت ہونے کی چار نشانیاں ہیں: (۱) نسبی شرافت خوش نصیبی کی دلیل ہے (۲) ہمیشہ درست رائے رکھنا اور غلط رائے سے بچنا یعنی ہر وقت نیکی اور اعمال صالحہ کا ارادہ کرنا (اور گناہوں سے اپنے آپ کو بچانا بلکہ برائی کے خیال سے بھی اپنے آپ کو پاک رکھنا) (۳) خدا تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے رہنا (۴) نفسانی لذتوں سے بچنا۔

☆...... عافیت چار چیزوں میں ملتی ہے: (۱) خاندان میں سکون و اطمینان (بے خوفی) (۲) خاندان میں دولت و نعمت (۳) تندرستی (۴) فراغت دنیا کے دھندوں سے چھٹکارا۔

☆...... چار چیزیں بدبختی کی نشانی ہیں: (۱) بے عقلی (۲) سستی (۳) سخت مزاجی (۴) بے بسی اور لاچارگی۔

☆...... بے وقوفی کی چار نشانیاں ہیں: (۱) اپنے بُرے عیب کو دیکھنے کی بجائے دوسرے کے عیب ڈھونڈنے میں لگے رہنا (۲) اپنے دل میں کنجوسی کا بیج بونا اور دوسروں سے سخاوت کی امید رکھنا (۳) بداخلاق یعنی مخلوق خدا جس کے اخلاق سے خوش نہ ہو (۴) بدمزاجی۔ انسان تو وہی ہوتا ہے جس میں انس ومحبت کا مادہ ہو نہ کہ وہ جو کسی دوسرے کو دیکھتے ہی منہ بنالے۔

☆...... عقلمند اور سمجھدار آدمی کو چار چیزوں سے دور رہنا چاہئے: (۱) اپنے کام کو کسی نالائق شخص کے سپرد کرنا (۲) نامناسب جگہ پر احسان کرنا (۳) عقلمند آدمی بدکاری سے دور رہتا ہے (۴) ہلکا پن اختیار نہیں کرتا اور اس سلسلے میں چند امور کرنے کے شیخ عطارؒ نے ذکر فرمائے ہیں۔ مثلاً عقلمند کو بردبار نرم طبیعت ہونا چاہئے روٹی اور نمک پر اس کو ہاتھ کھلا رکھنا چاہئے یعنی سخی ہونا چاہئے اس کو اپنے ماتحتوں کو خوش رکھنا چاہئے عقلمند کو نصیحت پر خوش دلی سے عمل کرنا چاہئے تاکہ دوسرے بھی اس پر کاربند ہوں تمام کام مشورے سے کرے خودرائی سے بچتا رہے۔

☆...... تمام لوگوں پر چار چیزیں اچھی لگتی ہیں: (۱) عدل وانصاف کرنا (۲) اپنی عقل سے باخبر رہنا (۳) صبر کرنا (۴) لوگوں کی تعظیم بجالانا۔

☆...... چار چیزیں تمام اچھے انسانوں کے لئے بُری ہیں: (۱) حسد کرنا (۲) خود پسندی اور خودرائی (۳) غصہ کرنا (۴) کنجوسی کرنا۔

☆...... نیک بختی کی نشانی چار چیزیں ہیں: (۱) جو کام ہو مخلص دوستوں کے مشورے کے ساتھ ہو (۲) ماتحتوں کی تکلیف پر صبر کرنا (۳) دشمن سے بنا کے رکھنا (۴) اپنی خواہشات کی آگ کو بجھا کے رکھنا۔

☆...... بدبختی کی نشانی چار چیزیں ہیں: (۱) بے وقوف شخص سے مشورہ کرنا (۲) نادان شخص کو سونا چاندی دینا (۳) مخلص دوستوں کی نصیحت قبول نہ کرنا (۴) دنیا سے عبرت نہ پکڑنا۔

☆......چار چیزوں کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے: (۱) دشمن چاہے چھوٹا ہو (۲) آگ چاہے چھوٹی سی چنگاری ہو (۳) بیماری چاہے معمولی کیوں نہ ہو (۴) ظلم چاہے تھوڑا کیوں نہ ہو۔

☆......چار چیزیں چار چیزوں سے پیدا ہوتی ہیں: (۱) لڑائی جھگڑے سے رسوائی ہوتی ہے (۲) غصہ کی تلافی شرمندگی سے نہیں ہو سکتی (۳) تکبر سے دشمنی اٹھ کھڑی ہوتی ہے (۴) سستی سے آدمی ذلیل ہو جاتا ہے۔

☆......چار چیزیں بقا کم رکھتی ہیں اور جہاں تک ہو سکے ان سے بچا جائے: (۱) بادشاہ کے ظلم کی عمر کم ہوتی ہے (۲) دوستوں کی ناراضگی بھی کم مدت رہتی ہے (۳) عورتوں کی طرف سے محبت (۴) ناجنس کی باہمی دوستی (جیسے کوا اور کبوتر، انسان اور طوطا وغیرہ)۔

☆......چار چیزیں چار چیزوں سے کمال حاصل کرتی ہیں: (۱) انسان کا علم عقل سے کمال حاصل کرتا ہے (۲) حسن عمل سے دین کو خوبصورتی حاصل ہوتی ہے (۳) دین پرہیزگاری سے مکمل ہوگا (۴) اللہ کی طرف سے انعامات شکر گزاری سے زیادہ ہوں گے۔

☆......وہ چار چیزیں جن کا واپس آنا لوٹنا محال ہے: (۱) جب کوئی بات اچانک زبان پر چل جائے (۲) جب تیر کمان سے نکل جائے (جیسے گولی بندوق سے نکل جائے) (۳) خدا کے فیصلہ اور اس کی تقدیر کو کوئی نہیں لوٹا سکتا (۴) جو عمر ضائع ہو گئی وہ واپس نہیں آ سکتی۔

☆......چار چیزیں چار چیزوں سے حاصل ہوتی ہیں: (۱) خاموشی کی عادت سے سلامتی اور بے خوفی حاصل ہوگی (۲) سخاوت سے عزت اور سرداری ملتی ہے (۳) شکر کرنے پر نعمت بڑھتی ہے (۴) مخلوق خدا کے ساتھ نیکی کرنے سے امن حاصل ہوگا۔

☆......چار چیزیں جو ذلیل کرتی ہیں (جس سے یہ چار چیزیں سرزد ہوں گی وہ دوسری چار بھی از خود دیکھ لے گا): (۱) جب آدمی کسی سے سوال کرتا ہے تو ذلیل ہو جاتا ہے (۲) جس نے کسی دوسرے کی توہین کی وہ اکیلا رہ گیا (۳) ہر کام کو کرنے سے پہلے اس کے انجام کو سوچ کر کرے ورنہ بلا سوچے سمجھے کام کرنے کی عادت بنائے گا تو ہمیشہ شرمندگی اٹھائے گا (۴) آدمی کی بری خصلتیں اور عادتیں اس کو اکیلا کر دیں گی ایک نہ ایک دن سارے دوست اس سے بھاگ جائیں گے۔

☆......چار چیزیں آدمی کو شکست دے دیتی ہیں: (۱) زیادہ دشمن (۲) بہت زیادہ قرض (۳) بہت زیادہ گناہ (۴) بال بچے اتنے زیادہ کہ ان کی قطاریں لگ جائیں۔

☆......چار چیزیں خطا شمار ہوتی ہیں: (۱) عورت سے وفا کی امید رکھنا (۲) بے وقوف کی طرف سے بے خوف ہو جانا (۳) بچوں کی صحبت (۴) دشمن کی چال سے بے خوف ہو جانا۔

☆......چار چیزیں اللہ تعالیٰ کی دین عطا ہیں: (۱) اللہ تعالیٰ کا فرض بجالانا (۲) ماں باپ کو راضی رکھنا (۳) شیطان سے جہاد کرتے رہنا (۴) محتاج لوگوں سے نیکی کرنا۔

☆......چار چیزوں سے آدمی کی عمر بڑھتی ہے: (۱) جائز سریلی آواز کے سننے سے (۲) چاند کی صورت والے (جائز) حسن کے دیکھنے سے (۳) مال اور جان پر بے خوفی سے (۴) ہر کام کا دل کی مراد کے مطابق ہونا۔

☆......چار چیزیں بادشاہ کے لئے خرابی کا باعث ہیں: (۱) بادشاہ کا ظلم کرنا (۲) وزیر کا سلطنت کے کاموں میں بے پرواہ اور غافل ہونا (۳) میر منشی کا خائن ہونا (۴) قیدیوں کا طاقت حاصل کرنا۔

☆......چار چیزیں اللہ کی طرف سے بخشش ہیں: (۱) بات میں سچائی (۲) امانت کی حفاظت (۳) سخاوت کی عادت (۴) سود خوری سے بچنا۔

☆......چار چیزیں شیطانی کام ہیں: (۱) چھینک جب ایک سے زیادہ ہو جائے (۲) نکسیر بھی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے (۳) انگڑائی یا جمائی شیطان کا فعل ہے (۴) قے بھی شیطان کا کام ہے۔

☆......چار چیزیں اللہ تعالیٰ کی عطا اور بخشش میں سے ہیں: (۱) انسان سچ بولنے والا ہو (۲) سخی اور ہنس مکھ ہو (۳) امانت کی حفاظت کرنے والا ہو (۴) اس کی نظر خیانت سے پاک ہو۔

☆......وہ چار آدمی جو دوستی کے لائق نہیں ہیں: (۱) جو شخص تیری برائی کھلم کھلا کہتا پھرے (۲) شرابی شخص سے دوستی نہ رکھ (۳) تارک زکوٰۃ سے زندگی بھر دور رہ (۴) سود خور شخص سے دور رہ اگرچہ وہ اپنا سر تیرے قدموں میں گھسائے۔

☆......نفس کو مارنے کے لئے چار چیزوں کی ضرورت ہے: (۱) خاموشی کا خنجر (۲) بھوک کی تلوار (۳) تنہائی کا نیزہ (۴) نیند کو چھوڑ دینا یعنی نفس کے مارنے کے لئے خاموشی، بھوک، تنہائی اور بیداری کو اختیار کرنا چاہئے۔

☆......منافق شخص کی چار نشانیاں ہیں: (۱) اس کے وعدے خلاف ہوتے ہیں (۲) اس کی بات بغیر جھوٹ اور ڈینگ نہیں ہوتی (۳) مسلمانوں کی وہ مدد نہیں کرتا (۴) امانت میں خیانت کرتا ہے۔ شیخ عطارؒ اس سلسلے میں فرماتے ہیں: منافق شخص خدا کے قہر کا نشانہ ہے، منافق کے لئے جہنم کی بیڑیاں ہیں جو شخص منافق کا ہمراہی ہوتا ہے اس کی منزل کنوئیں کی گہرائی میں ہوتی ہے۔ (جاری ہے)

ابتہال ...... دعا کی ایک کیفیت

مولانا عبداللہ عباس ندوی

ابتہال دعا کی کیفیت کا نام ہے' جس کو اردو میں آپ گڑگڑانے سے تعبیر کر سکتے ہیں' لرزنا اور گڑگڑانا' سجدہ ریز ہونا اور دعائیں کرنا اور ہر مہم میں اللہ تبارک وتعالی کی عطا وبخشش کا سہارا طلب کرنا اسوۂ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی روح ہے' اس لفظ کے ساتھ دوسرے الفاظ بھی استعمال ہوئے ہیں' جیسے "اخبات" اور "تضرع" انسائیکلوپیڈیا نے پہلے ان الفاظ پر لغوی بحث کی ہے کہ یہ لفظ اصل میں کیا تھا اور کہاں سے یہ معنی پیدا ہوئے اور ان کا صحیح مفہوم کیا ہے' جہاں تک صحیح مفہوم کا تعلق ہے وہ ہمیں بھی مطلوب ہے اور ہمارے قارئین کو بھی اس سے فائدہ متوقع ہے' اب رہی لغوی بحث تو "تضرع" ضرع سے نکلا ہے اور ضرع کے معنی تھن کے ہیں۔ بکری' گائے' اونٹنی' جس کا بھی ہو' ان جانوروں کے شیرخوار جب ماں کے تھن سے اپنا منہ لگاتے ہیں تو سر زمین پر رکھ کر یا سر کو گرا کر تھن سے لگ جاتے ہیں' تضرع اسی کیفیت کا نام ہے اور بندہ اپنے آپ کو اللہ تعالی کے آگے حقیر' بے دست و پا اور سراپا محتاج سمجھتا ہے' لہذا اس کی لفظی تحقیقات جو انسائیکلوپیڈیا کی کتابوں کے لئے موزوں ہے' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق رکھنے والوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو سمجھنے کی کوشش کرنے والوں کے لئے چنداں ضرورت نہیں' ہم کو مضامین سیرت کے سلسلہ میں ان کا ایک وہ مفہوم جو عام اور سب کے نزدیک قابل تسلیم ہے' بیان کرنا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ نجران کے نصرانی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوئے۔ یہ چودہ نفر تھے' جو وہاں کے اشراف شمار ہوتے تھے اور انہی میں ان کا سردار تھا جوان کا ترجمان اور وفد کا سربراہ تھا اور دوسرے اس کا نائب جس کو عاقب کہا جاتا ہے حاضر تھا اور وہ بھی صائب رائے سمجھا جاتا تھا' ان دونوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام لے آؤ' ان دونوں نے کہا کہ ہم اسلام لے آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسلام لے آئے؟ انہوں نے کہا ہاں ہم آپ سے پہلے اسلام لا چکے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں جھوٹے ہو تمہارے اندر تین باتیں ایسی ہیں جو تم کو اسلام سے روک رہی ہیں' ایک تو صلیب کی عبادت' اور دوسرے تمہارا سور کھانا' اور تیسرے کہ تمہارا عقیدہ ہے کہ اللہ کا کوئی بیٹا ہے' اور اللہ نے قرآن میں کہا ہے:

"بے شک حالت عجیبہ (حضرت) عیسیٰ کی اللہ تعالی کے نزدیک مشابہ حالت عجیبہ (حضرت) آدم علیہ السلام کے ہے کہ ان کے (قالب) کو مٹی سے بنایا پھر ان کو حکم دیا کہ (جاندار) ہو پس وہ (جاندار) ہو گئے۔"

جب یہ آیت ان کے سامنے پڑھی گئی تو کہنے لگے کہ ہمیں پتہ نہیں کہ تم کیا کہہ رہے ہو پھر یہ آیت نازل ہوئی:

"پس جو شخص آپ سے عیسیٰ کے باب میں (اب بھی) حجت کرے' آپ کے پاس علم (قطعی) آئے پیچھے۔"

فرماتے ہیں کہ جو شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں تم سے حجت کرے' جب کہ قرآن میں آیت نازل ہو چکی ہے' اس سے کہو:

"تو آپ فرما دیجئے کہ آجاؤ ہم (اور تم) بلالیں اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور پھر خود اپنے تنوں کو اور تمہارے تنوں کو پھر ہم (سب مل کر) خوب دل سے دعا کریں اور اس طور پر کہ اللہ تعالی لعنت بھیجیں ان پر جو (اس بحث میں) ناحق پر ہوں۔"

لفظ "نبتھل" کا استعمال قرآن میں دکھلاتا تھا کہ اس کے معنی پوری توجہ اور یکسوئی کے ساتھ اللہ تعالی کے حقانیت کا اعتراف کرتے ہوئے اور اس کے عدل پر ایمان رکھتے ہوئے' اس کے آگے ہاتھ پھیلانا اور گڑگڑانا۔

اسی لفظ کے ہم معنی "تضرع" کا لفظ بھی ہے' جس کی ابھی ہم نے علماء لغت کی تشریحات کو نقل کیا ہے' اس کے اصل معنی اللہ تبارک وتعالیٰ کے آگے پوری یکسوئی کے ساتھ اور دل جمعی کے ساتھ پورے اعتماد اور یقین کے ساتھ دعا کرنا اور مانگنا اور اس لفظ کا استعمال اور احادیث سے اس کی تطبیق ہم مسلمانوں کے لئے ایک اعلیٰ ترین اسوہ ہے۔ حسب ذیل احادیث اس سلسلہ میں بیان کی جاتی ہیں:

۱:...... ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے مزدلفہ ہوتے ہوئے جب منیٰ پہنچے تو تین دن تین رات قیام فرمایا جن کو ایام تشریق کہا جاتا ہے' زوال کے بعد آپ رمی جمار فرماتے اور ہر جمرہ پر اللہ اکبر کہہ کر کنکر پھینکتے اور دوسرے جمرات پر پہنچ کر دیر تک قیام فرماتے اور گڑگڑا کر دعا کرتے اور اسی کو "تضرع" کے لفظ سے بیان کیا گیا ہے۔

۲:...... عید کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی خاکساری' بے نفسی اور تواضع کے ساتھ نکلتے اور راستے بھر دعا فرماتے (وہ دعا جو تضرع کہلاتی ہے یعنی انتہائی الحاج کے ساتھ)۔ (الی آخر الحدیث)

۳:...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی تضرع کے ساتھ نمازوں میں دعا کرتے تھے:

"اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنے سے اور زندگی اور موت کے جو فتنے ان سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

۴:...... بدر کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جس دعا کا اوپر ذکر کیا گیا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں اسی طرح درج ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب بدر کا دن آیا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا' ان کی تعداد تین سو یا اس سے زیادہ تھی اور مشرکین کی طرف دیکھا تو وہ ایک ہزار سے زیادہ تھے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رخ ہوگئے اور اپنا ہاتھ اٹھایا' اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر چادر اور تہبند تھی' پھر کہا: اے اللہ! اب وقت آگیا ہے جو تو نے وعدہ فرمایا ہے' اس کو پورا کر' اے اللہ! دین اسلام کا یہ چھوٹا سا گروہ ہلاک ہوگیا تو روئے زمین پر تیری عبادت نہیں ہوگی۔ (پہلے جو حدیث نقل کی گئی تھی اس میں "العصابۃ" کی جگہ "الفئۃ" تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب سے اسی طرح فریاد کرتے رہے' روتے رہے اور گڑگڑاتے رہے اور دعا کی وہ کیفیت آپ پر طاری ہوئی کہ آپ کے شانہ مبارک سے چادر گرگئی' پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے آپ کی چادر اٹھا کر دوبارہ اڑھایا اور پیچھے کی جانب چپک گئے اور کہا کہ اے اللہ کے نبی اللہ سے آپ کی فریاد کافی ہوگئی وہ عنقریب اپنے وعدے کو پورا کرے گا اور یہ آیت اسی موقع کی یاد دلاتی ہے:

"(اس وقت کو یاد کرو) جب کہ تم اپنے رب سے فریاد کررہے تھے' اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) تمہاری سن لی کہ میں تم کو ایک ہزار فرشتوں سے مدد دوں گا جو سلسلہ وار چلے آویں گے۔"

اجمال کی یہ کیفیت تمام احادیث کی کتابوں میں نیز "زادالمعاد" میں تفصیل سے ذکر کی گئی ہے۔

۵:...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ انور کے نزدیک سے شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی جیسی آواز سنی جاتی' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آرہی تھی تو ہم وہاں کچھ دیر کے لئے کھڑے ہوگئے' جب آپ کے چہرۂ مبارک سے وہ اثرات ختم ہوئے تو ہم لوگوں نے دیکھا کہ آپ قبلہ رخ ہوکر ہاتھ اٹھا کر انتہائی تضرع کے ساتھ یہ دعا کررہے تھے:

"اے اللہ! اپنے فضل کا مجھ پر اضافہ فرما' کمی نہ فرما' ہمیں عزت دے رسوا نہ کر' ہمیں عطا فرما محروم نہ رکھ' ہمیں ترجیح دے' ہمارے اوپر کسی کو غالب نہ کر' اے اللہ! اپنی عطاء وبخشش سے ہمیں راضی رکھ اور ہم سے راضی رہ۔"

۶:...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب کوئی افتاد پڑتی یا کسی مشکل میں پڑ جاتے تو آسمان کی طرف سر اٹھا کر فرماتے: "سبحان اللہ العظیم" اور جب دعا میں کاوش جگری سے منہمک ہوتے تو فرماتے یاحی یا قیوم۔

۷:...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب آپ کسی سخت کام میں اور بے چارگی اور مایوسی کے حالات دیکھتے تو فرماتے:

"لا الہ الا اللہ العلیم الحکیم' لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم' لا الہ الا اللہ رب السموت ورب العرش الکریم۔"

☆☆......☆☆

نفس سے خطاب

اے نفس ذرا انصاف کر! اگر ایک یہودی تجھ سے کہہ دیتا ہے کہ فلاں لذیذ کھانا تیرے لئے مضر ہے تو تو صبر کرتا ہے اور اسے چھوڑ دیتا ہے اور اس کی خاطر تکلیف اٹھاتا ہے تو کیا انبیاؑ علیہم السلام کا قول جن کو معجزات کی تائید حاصل ہوتی ہے اور فرمان الٰہی اور صحف سماوی کا مضمون تیرے لئے اس سے بھی کم اثر رکھتا ہے' جتنا کہ اس یہودی کا ایک قیاس و اندازہ' عقل کی کمی اور علم کی کمی اور کوتاہی کے ساتھ' تعجب ہے' اگر ایک بچہ کہتا ہے کہ تیرے کپڑوں میں بچھو ہے تو بغیر دلیل طلب کئے اور سوچے سمجھے اپنے کپڑے اتار پھینکتا ہے' کیا انبیاؑ' علماؑ اور حکماؑ کی متفقہ بات تیرے نزدیک اس بچہ کی بات سے بھی کم وقعت رکھتی ہے؟ یا جہنم کی آگ' اس کی بیڑیاں' اس کے گرز' اس کا عذاب' اس کا زقوم اور اس کے آنکڑے' اس کے سانپ بچھو اور زہریلی چیزیں تیرے لئے' ایک بچھو سے بھی کم تکلیف دہ ہیں؟ جس کی تکلیف زیادہ سے زیادہ ایک دن یا اس سے کم رہتی ہے' یہ عقلمندوں کا شیوہ نہیں' اگر کہیں بہائم کو تیری حالت کا علم ہو جائے وہ تجھ پر ہنسیں اور تیری دانائی کا مذاق اڑائیں' پس اگر اے نفس! تجھ کو یہ سب چیزیں معلوم ہیں اور ان پر تیرا ایمان ہے تو کیا بات ہے کہ تو عمل میں تساہل اور ٹال مٹول سے کام لیتا ہے' حالانکہ موت کمین گاہ پر منتظر ہے کہ وہ بغیر مہلت کے تجھے اچک لے جائے اور فرض کر کہ تجھے سو برس کی مہلت بھی مل گئی ہے تو تیرا خیال ہے کہ جس کو ایک گھاٹی طے کرنی ہے اور وہ اس گھاٹی کے نشیب میں اطمینان سے اپنے جانور کو کھلا رہا ہے وہ کبھی اس گھاٹی کو طے کر سکے گا؟ اگر تو یہ گمان رکھتا ہے' تو تو کس قدر نادان ہے' ایسے شخص کے بارے میں تیری کیا رائے ہے' جو علم حاصل کرنے کی غرض سے پردیس کا سفر کرتا ہے اور وہاں کئی سال بیکاری اور تعطل میں گزار دیتا ہے' اس خیال سے کہ وطن کی واپسی کے سال علم حاصل کرے گا' تو تو اس کی عقل پر ہنستا ہے اور اس کے اس وہم کا مذاق

حضرت امام غزالیؒ

اڑاتا ہے کہ علم تفقہ اتنی قلیل مدت میں حاصل ہو جائے گا یا قضا کا منصب بغیر علم و تفقہ کے توکل کی برکت سے ہاتھ آ جائے گا' پھر اگر مان بھی لیا جائے کہ آخر عمر کی کوشش مفید ہوتی ہے اور بلند درجات تک لے جاتی ہے تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہی آج کا دن تیری عمر کا آخری دن ہو تو اس دن اس کام میں مشغول کیوں نہیں ہوتا' اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے بتلا بھی دیا ہے کہ تجھے مہلت دی دی گئی ہے تو پھر بھی عجلت کرنے سے کیا چیز مانع ہے' اور آج کل' آج کل کرنے کی کیا وجہ ہے' یہی وجہ ہو سکتی ہے کہ تجھے اپنی خواہشات نفس کی مخالفت مشکل معلوم ہوتی ہے' کیونکہ اس میں محنت و مشقت ہے کیا تو اس دن کا منتظر ہے جب خواہشات کی مخالفت تیرے لئے آسان ہو جائے گی' ایسا دن تو اللہ تعالیٰ نے مطلق پیدا ہی نہیں کیا اور نہ پیدا کرے گا' جنت ہمیشہ ناگواریوں اور مکارہ سے گھری رہے گی اور مکارہ کبھی نفس کے لئے آسان نہیں ہو سکتے' ایسا ہونا محال ہے' کتنا ایسا ہوتا ہے کہ تو کہتا ہے کہ کل سے یہ کام کریں گے' تجھے معلوم نہیں کہ وہ کل آ چکی ہے' وہ گزشتہ دن کے حکم میں ہے' جو کام آج انجام نہیں دے سکا کل اس کا انجام دینا تیرے لئے اور بھی مشکل ہے' اس لئے کہ شہوت کی مثال ایک تناور درخت کی ہے' جس کو اکھاڑنا آدمی اپنا فرض سمجھتا ہے' اگر کوئی اس کے اکھاڑنے سے عاجز ہو گیا اور اس نے اس کو کل پر رکھا تو اس کی مثال اس نوجوان کی سی ہے' جس سے ایک درخت اکھاڑا نہیں گیا اور اس نے اس کام کو دوسرے سال کے لئے ملتوی کر دیا' وہ جانتا تھا کہ جتنا زیادہ زمانہ گزرے گا درخت مستحکم اور اس کی جڑیں مضبوط اور وسیع ہو جائیں گی اور اکھاڑنے والے کی کمزوری اور ضعف میں اضافہ ہو گا' ظاہر ہے کہ جس کو شباب میں نہیں اکھاڑ سکا' اس کو بڑھاپے میں کیا اکھاڑے گا' بڑھاپے کی ورزش اور محنت بہت تکلیف دہ ہوتی ہے' بھیڑیے کی تربیت و اصلاح ایک عذاب ہے' سرسبز شاخ لچک رکھتی ہے اور جھکائی جا سکتی ہے' جب سوکھ جائے گی اور ایک زمانہ گزر جائے گا تو اس کا موڑنا

ناممکن ہو جائے گا' پس اگر اے نفس تو ان حقائق پر ایمان نہیں رکھتا اور سہل انگاری سے کام لیتا ہے' تو تجھے کیا ہو گیا ہے کہ حکمت و دانش کا دعویدار ہے اس سے بڑھ کر حماقت اور کیا ہو سکتی ہے' غالباً تو یہ کہے کہ استقامت سے روکنے والی چیز شہوت پرستی اور آلام ومصائب پر بے صبری ہے' اگر یہی بات ہے تو تیری عبادت کتنی بڑھی ہوئی ہے اور تیرا عذر کتنا لنگ ہے اگر تو اپنے قول میں سچا ہے تو ایسی لذت کیوں نہیں تلاش کرتا جو تمام کدورتوں اور آلائشوں سے پاک ہے اور ابدالآباد تک کے لئے ہو اور یہ نعمت جنت ہی میں حاصل ہو سکتی ہے' اگر تو خواہشات کا حریص ہے اور تجھے لذت ہی عزیز ہے تو ان کی خاطر بھی تجھے نفس کی وقتی خواہشات کی مخالفت کرنی چاہئے' اس لئے کہ بسا اوقات ایک لقمہ کئی لقموں سے محروم کر دیتا ہے' تیرا کیا خیال ہے اس مریض کے بارے میں جس کو طبیب نے صرف تین روز کے لئے ٹھنڈے پانی سے پرہیز بتایا ہوتا کہ وہ صحت حاصل کر سکے' پھر زندگی بھر ٹھنڈے پانی کا لطف اٹھائے' اس نے اس کو خبردار کر دیا ہو کہ ٹھنڈا پانی اس حالت میں اس کے لئے سخت مضر ہے' اگر اس نے بد پرہیزی کی تو زندگی بھر اس ٹھنڈے پانی سے اس کو ہاتھ دھولینا پڑے گا' اس وقت سچ سچ بتلا عقل کا تقاضا کیا ہے؟ کیا اس کو تین دن صبر کر لینا چاہئے تا کہ زندگی آرام سے گزرے یا اپنی خواہش پوری کر لینی چاہئے' پھر تین سو دن یا تین ہزار دن برابر اس نعمت سے محروم رہے؟ تین دن کی بھی پوری عمر کے مقابلہ میں وہ حقیقت نہیں جو تیری پوری عمر کی ابدالآباد کی زندگی کے مقابلہ میں ہے (جو اہل جنت اور اہل جہنم کی مدت ہے) کیا تو کہہ سکتا ہے کہ خواہشات نفسانی کے ضبط کرنے کی تکلیف' طبقات جہنم میں عذاب نار سے زیادہ سخت اور طویل ہے؟ جو شخص ایک معمولی تکلیف بھی نہیں برداشت کر سکتا وہ عذاب الٰہی کو کیسے برداشت کر سکتا ہے۔

میں دیکھتا ہوں کہ تو دو وجہ سے اپنے نفس کو ڈھیل دیتا ہے' ایک کفر خفی اور ایک صریح حماقت' کفر خفی یہ ہے کہ یوم حساب پر تیرا ایمان کمزور ہے اور ثواب و عتاب سے ناواقف ہے اور صریح حماقت اللہ تعالیٰ کی تدبیر مخفی اور اس کے استدراج کا خیال کئے بغیر اس کے عفو و کرم پر اعتماد ہے' اس کے باوجود کہ تو روٹی کے ایک ٹکڑے' غلہ کے ایک دانے اور زبان سے نکلے ہوئے ایک کلمہ کے لئے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا' بلکہ اس کے حصول کے لئے ہزار جتن کرتا ہے اور اسی جہالت کی وجہ سے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مصداق ہے کہ ہوشیار وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد زندگی کے لئے عمل کرے اور احمق وہ ہے جو اپنے نفس کو خواہشات کے پیچھے لگا دے اور اللہ پر آرزوئیں باندھتا رہے' افسوس اے نفس! تجھ کو زندگی کے دام ہمرنگ زمین سے ہوشیار رہنا چاہئے تھا اور شیطان سے فریب نہیں کھانا چاہئے تھا' تجھے اپنے اوپر ترس کھانا چاہئے تجھے اپنی ہی فکر کا حکم دیا گیا ہے دیکھ تو اوقات ضائع نہ کر' تیرے پاس گنی چنی سانسیں ہیں' اگر تیری ایک سانس بھی ضائع ہو گئی تو گویا تیرے سرمایہ کا ایک حصہ ضائع ہو گیا' پس غنیمت سمجھ صحت کو مرض سے پہلے' فراغت کو مصروفیت سے پہلے' دولت کو غربت سے پہلے' شباب کو ضعیفی سے پہلے' زندگی کو ہلاکت سے پہلے اور آخرت کے لئے تیاری کر' اسی لحاظ سے جتنا تجھے وہاں رہنا ہے' اے نفس کیا جب موسم سرما سر پر آ جاتا ہے تو اس پوری مدت کے لئے تو تیاری نہیں کرتا؟ خوراک کا ذخیرہ' لباس کی ضروری مقدار اور ایندھن کا ایک ڈھیر جمع نہیں کر لیتا' تو تمام ضروری سامان جاڑے کا مہیا نہیں کر لیتا ہے اور اس پر بھروسہ نہیں رہتا کہ لبادہ جزاول اور ایندھن کے بغیر جاڑا گزار دے گا اور تجھ میں اس کی طاقت ہی کیا ہے؟ کیا تیرا گمان ہے کہ جہنم کی زمہریر جاڑوں کی سخت سردی سے کم ہے؟ ہرگز نہیں اور اس کا کوئی امکان نہیں کہ شدت و برودت میں ان دونوں کے درمیان کوئی تناسب نہیں' کیا تو سمجھتا ہے کہ تو بغیر سعی کے اس سے نجات حاصل کر لے گا' جیسے کہ سردی بغیر اونی کپڑے' لبادہ' آگ اور اسی طرح کی دوسری چیزوں کے بغیر نہیں جاتی' اسی طرح دوزخ کی گرمی اور سردی توحید کے قلعہ اور طاعت کے خندق کے بغیر نہیں جا سکتی اور اللہ تعالیٰ کا یہ کرم ہے کہ اس نے تجھے اس کی حفاظت کی تدابیر سے آگاہ کر دیا ہے اور اسباب آسان کر دیئے ہیں' اس کا کرم یہ نہیں کہ دوسرے سے عذاب ہی ٹال دے' اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کا قانون یہی ہے وہ جاڑا پیدا کرتا ہے تو اس کے لئے آگ بھی پیدا کرتا ہے اور تجھے چقماق کے طریقہ پر پتھروں سے آگ نکالنے کا طریقہ بھی بتاتا ہے کہ ان طریقوں سے فائدہ اٹھائے اور اپنے کو ٹھنڈک سے محفوظ رکھے اور جیسے کہ لکڑی خریدنا اور اونی کپڑے حاصل کرنا' خدا کی ضرورت نہیں' انسان کی ضرورت ہے' اسی طرح طاعت و عبادت سے بھی خدا مستغنی ہے اور یہ تمہارا فریضہ ہے کہ اس کے وسیلہ سے نجات حاصل کرو جس نے اچھائی کی تو اپنے نفس کے لئے اور جس نے برائی کی اس کا بوجھ بھی اسی پر ہے اور اللہ جہان والوں سے بے پرواہ ہے۔

☆☆..........☆☆

اخبار عالم پر ایک نظر

حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ کی وفات اہل علاقہ کے لئے عظیم دینی نقصان ہے

سرگودھا (نمائندہ خصوصی) آج صبح دس بجے ایک تعزیتی اجلاس ختم نبوت اکیڈمی فلکز منڈی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ڈپٹی سیکریٹری جنرل حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ کی مغفرت کے لئے قرآن خوانی کی گئی۔ مولانا محمد اکرم طوفانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دیوبند کی آخری نشانی سے ہم لوگ اور اہل علاقہ چکوال' تلہ گنگ' جہلم محروم ہوگئے۔ قاضی صاحب ایک جری' حق گو اور بے باک عالم دین تھے' جنہوں نے اپنی ساری زندگی میں خصوصاً چکوال میں دین کے علم کو سربلند رکھا' ہزاروں مصائب برداشت کئے لیکن عظمت صحابہ کرامؓ کا علم ہاتھ سے گرنے نہ دیا۔ قاضی صاحب کو اللہ تعالیٰ اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ہمیں ایسے صالحین کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور قاضی صاحب کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے ہاتھوں سے لگائے ہوئے مختلف دینی مدارس کی بنیادوں کو مستحکم' مضبوط اور باقی رکھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے جانشین میں ان جیسے اوصاف پیدا فرمائے۔ مولانا طوفانی نے چکوال میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ کی نماز جنازہ میں شرکت کا شرف بھی حاصل کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے انتخابات

سرگودھا (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے انتخابات کے نتائج درج ذیل ہیں:

امیر: عظیم اسکالر مولانا نور محمد صاحب' خطیب سراجیہ جناح کالونی

جنرل سیکریٹری: شاہد صاحب تاجر کپڑا بلاک سرگودھا

خزانچی: حاجی رشید صاحب ایضاً

ناظم اطلاعات: شمعون بٹ' حافظ کلاتھ سرگودھا۔

ناظم نشریات: حافظ محمد جمیل' حافظ کلاتھ سرگودھا

خزانچی: وسیم عبدالرزاق' وسیم الیکٹرک فاطمہ جناح روڈ' سرگودھا

شبان ختم نبوت سرگودھا کے انتخابات

سرگودھا (نمائندہ خصوصی) شبان ختم نبوت سرگودھا کے انتخابات کے نتائج درج ذیل ہیں:

سرپرست اعلیٰ: حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب' ڈپٹی سیکریٹری جنرل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

صدر: محمد زبیر جھنڈ' چک ۹۹ شمالی سرگودھا

جنرل سیکریٹری: راؤ عدیل' چیف کلاتھ بلاک ۱۵ سرگودھا

ناظم نشریات: عابد ڈوگر' فلکز منڈی سرگودھا

خازن: حافظ حماد اللہ' اقبال کلاتھ سرگودھا

ایک کمیٹی مجلس شوریٰ جو ختم نبوت اکیڈمی اور شعبہ حفظ اور املاک اکیڈمی کی حفاظت کی ذمہ دار ہوگی' اور دیگر امور متعلقہ ختم نبوت اکیڈمی کی ذمہ دار ہوگی' حساب چیک کرے گی' املاک اکیڈمی کی فہرست بنا کر محفوظ کرے گی' ممبران مجلس شوریٰ برائے اکیڈمی کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

سرپرست: حاجی نعیم اللہ'

ممبر: حافظ عبدالرؤف' مدینہ کارپوریشن

ممبر: شمعون بٹ' اسلام پورہ

ممبر: حماد اللہ' اقبال کلاتھ ہاؤس

ممبر: نثار احمد قریشی' نوری گیٹ

ممبر: خالد' چک ۹۹ شمالی

ممبر: عمر دین' فلکز منڈی سرگودھا

نوٹ: یہ کمیٹی دفتر کے مہمانوں کے اخراجات' طلباؑ کے اخراجات' اور آمد و خرچ پر نگاہ رکھے گی۔

قادیانیت سے برأت کا اعلان

جھنگ (نمائندہ خصوصی) تحصیل میاں لالہ نزد چناب نگر کے رہائشی چوہدری شیر علی مونا نے علماء کرام سے تقریباً دو گھنٹے مناظرہ کے بعد قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرلیا۔ اس موقع پر علاقہ کے زمیندار مہر احمد شیر لالی کے ڈیرے پر علاقہ کے ایک سو کے لگ بھگ افراد موجود تھے' علاقہ کے معززین مہر محمد سلیم لالی' مہر طاہر حبیب لالی' مہر اس حیات لالی بھی اس موقع پر موجود تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ اور جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی کے خطیب مولانا غلام مصطفیٰ' مولانا اللہ یار' مولانا محمد مغیرہ' مولانا غلام مرتضیٰ نے بحث و مباحثہ میں گفتگو کی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول' حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور اور مرزا غلام احمد قادیانی کے کذبات اور پیشگوئیاں اور مرزا کی کتابوں کے حوالہ جات پیش کئے۔ بالآخر چوہدری شیر علی مونا نے

قادیانیت سے تائب ہونے کا اعلان کر دیا اور مرزا غلام احمد قادیانی کو جھوٹا کہہ کر اسلام قبول کر لیا۔ اس موقع پر موجود مسلمانوں نے خوشی کا اظہار کیا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کی محنت اور تبلیغ اسلام کو سراہتے ہوئے انہیں مبارکباد پیش کی اور علماء کرام کا شکریہ ادا کیا۔

سانحہ ارتحال

حضرت مولانا محمد سلیمان' خطیب جامع مسجد نور خوشاب کے جواں سال صاحبزادے مولانا حزب اللہ حرکت قلب بند ہوجانے کے باعث رحلت فرماگئے۔ مولانا محمد سلیمان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے عقیدت و محبت رکھتے ہیں اور جماعتی امور کی سرپرستی فرماتے ہیں۔ مولانا غلام مصطفیٰ' خطیب جامع مسجد ختم نبوت' مسلم کالونی' چناب نگر نے خوشاب میں واقع مولانا محمد سلیمان کی رہائش گاہ پر حاضر ہوکر ان سے تعزیت کی اور مولانا کے صاحبزادے کی بلندی درجات کیلئے دعا کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین' مولانا محمد سلیمان کے صاحبزادے کے سانحہ ارتحال کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

مولانا نذیر حسین مرحوم کے صاحبزادے اور مولانا حافظ مسعود احمد کے بھائی کی وفات پر مولانا غلام مصطفیٰ نے مدرسہ تعلیم القرآن خوشاب میں حاضر ہوکر مولانا حافظ مسعود احمد سے ان کے بھائی کی وفات پر اظہار تعزیت کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

حاجی محمد یعقوب کی اہلیہ اور حاجی محمد ایوب نیازی' کونسلر پرانا چوک' خوشاب کی والدہ کے انتقال پر مولانا غلام مصطفیٰ نے ان کی رہائش گاہ پر ان سے اظہار تعزیت کیا۔ حاجی محمد ایوب نیازی کی والدہ مرحومہ نیک اور صالح خاتون تھیں۔

عقیدۂ ختم نبوت کے ساتھ ان کو والہانہ محبت تھی' مرحومہ کے صاحبزادے بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ دل و جان سے عقیدت اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور اکابرین ختم نبوت کے ساتھ والہانہ محبت رکھتے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے رہنما اور گورنمنٹ ہائر سیکنڈری اسکول' گوجرانوالہ کے سینئر ٹیچر محمد رشید کے والد محمد اسماعیل سو سال سے زائد عمر پاکر قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے ہیں۔ انہیں چیلنز کالونی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا ہے۔ ان کی نماز جنازہ مولانا سید اصغر حسین شاہ گیلانی نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں سیاسی' سماجی' تعلیمی اور مذہبی حلقہ کی نمایاں شخصیات نے شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نمائندگی مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر' ضلعی سیکرٹری اطلاعات سید احمد حسین زید اور ممبر شوریٰ ارشد محمود رندھاوا نے کی۔ علاوہ ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں قاری محمد یوسف عثمانی' حافظ شیخ بشیر احمد' مولانا عبدالقدوس عابد' پروفیسر حافظ محمد انور' پروفیسر محمد اعظم نفیسی' حافظ محمد ثاقب' مولانا فقیر اللہ اختر' مولانا محمد الیاس قادری' مولانا محمد امان اللہ قادری اور سید احمد حسین زید نے محمد رشید کے والد اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نوشہرہ ورکاں کے جنرل سیکرٹری محمد یوسف ربانی کے برادر نسبتی کے انتقال پر اظہار تعزیت کیا ہے اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی ہے۔

مرزائی پاکستان کو مٹانے کی سرگرمیوں میں مصروف ہیں

گوجرانوالہ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے امیر مولانا حکیم عبدالرحمن آزاد' سیکرٹری جنرل قاری محمد یوسف عثمانی' مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر' مبلغ گوجرانوالہ حافظ محمد ثاقب اور ڈپٹی سیکرٹری حافظ احسان الواحد نے پاکستانی سائنسدانوں کے خلاف کارروائی کو یہودی' قادیانی گٹھ جوڑ کی کارستانی قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ حکمران طبقہ حالات کی سنگینی کو سمجھے اور وقتی مفادات کی بجائے حقیقت پسندانہ رویہ اختیار کرے۔ انہوں نے کہا کہ مرزائی اور یہودی پاکستان کو مٹانے اور اکھنڈ بھارت کی مذموم سرگرمیوں میں مصروف ہیں اور بدقسمتی سے حکمران طبقہ بھی ان کے جال میں آ گیا ہے' پاکستان عالم اسلام کا قلعہ ہے' اس لئے دنیائے کفر نے اس قلعہ پر حملہ کر دیا ہے' قوم کو متحد ہوکر اس کا جواب دینا ہوگا۔

آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا ایک اہم اجلاس

سکھر (نمائندہ خصوصی) ۱۲/فروری ۲۰۰۴ء کو آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا ایک اہم اجلاس مفتی محمد ابراہیم قادری کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں سکھر ڈویژن میں قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کا جائزہ لیا گیا۔ واضح رہے کہ سکھر ریجن میں محکمہ ڈاکخانہ جات اور ایجوکیشن بورڈ میں قادیانی افسران محمد احمد فاروق اور عبدالقیوم بھٹی تعینات ہیں۔ اس ضمن میں عوام میں سخت تشویش پائی جاتی ہے۔ ان عہدوں پر فائز ہونے کا حق صرف مسلمانوں کو ہے۔ لیکن ان عہدوں پر قادیانیوں نے قابض ہوکر مسلمانوں کی حق تلفی اور پاکستان کے آئین کی خلاف ورزی کی ہے۔ اجلاس میں یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں قادیانیوں کو تمام کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے' کیونکہ قادیانی اسلام اور ملک کے غدار ہیں۔ اجلاس کے آخر میں آل

بانیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مقامی ذمہ داروں کا انتخاب عمل میں آیا جس میں ضلع سکھر کے لئے کنوینر مفتی محمد ابراہیم قادری' جنرل سیکریٹری مولانا بشیر احمد' نائب صدر اول مولانا غلام حسین لاشاری' نائب صدر دوم مفتی محمد عارف سعیدی' جوائنٹ سیکریٹری مولانا محمد قمر سعیدی اور خازن غلام غوث غازی کو منتخب کیا گیا۔

حکومت قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کو لگام دے

سکھر (نامہ نگار) مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر سکھر میں بھرپور یوم احتجاج منایا گیا۔ علماء کرام نے نماز جمعہ کے اجتماعات میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ حکومت قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کو لگام دے۔ قاری خلیل احمد' مولانا محمد مراد' مولانا غلام حسین لاشاری' مفتی محمد ابراہیم قادری' مولانا اقبال حسین شاہ نعیمی' مولانا محمد رفیق قادری' مفتی محمد عارف سعیدی' مولانا محمد حسین ناصر' مولانا عبداللطیف اشرفی' مولانا عبدالغفور' مولانا عبدالحمید' مولانا محمد حنیف' مولانا محمد فتح' مولانا اشرف محمود قادری' غلام غوث غازی' سید غلام شاہ اور دیگر علماء کرام نے اس موقع پر درج ذیل قراردادیں بھی پاس کرائیں:

1:...... جمعۃ المبارک کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت پاکستان سے پُر زور مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کو ملک کے کلیدی عہدوں سے فی الفور برطرف کیا جائے۔

2:...... یہ اجتماع حکومت سے یہ بھی مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کی اندرون و بیرون ملک تبلیغی سرگرمیوں اور ملک کے خلاف سازشوں پر کڑی نگاہ بھی جائے۔

3:...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی وطن عزیز میں کھلم کھلا اپنی تبلیغی سرگرمیوں کو جاری رکھتے ہوئے اسلام اور پاکستان کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں' انہیں روکنے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر عملی اقدامات کئے جائیں۔ نیز قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرکے مسلمانوں کی ملازمت کا حق غصب کررہے ہیں' اس کی مکمل تحقیقات کرائی جائیں۔

4:...... سکھر ریجن میں محکمہ ڈاکخانہ جات کے سپرنٹنڈنٹ محمد احمد فاروق نے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرکے دھوکے بازی کی ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ دھوکہ دہی کے الزام میں اس پر مقدمہ قائم کیا جائے۔

5:...... ایجوکیشن بورڈ سکھر میں عبدالقیوم بھٹی قادیانی کو ہٹا کر اس کی جگہ کسی مسلمان کا تقرر کیا جائے۔

محکمہ ڈاکخانہ جات سکھر میں قادیانی سرگرمیاں باعث تشویش ہیں

سکھر (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے رہنماؤں کا ایک ہنگامی اجلاس آغا سید محمد شاہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں سکھر میں قادیانیوں کی خفیہ اور علانیہ سرگرمیوں پر سخت تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ سکھر کے جنرل پوسٹ آفس میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کی اطلاع اور شکایت پر تحقیقات کی گئیں جس پر یہ بات معلوم ہوئی کہ محکمہ ڈاکخانہ جات کا ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ محمد احمد فاروق واقعی قادیانی ہے اور سکھر کی مدینہ کالونی میں واقع قادیانیوں کی عبادت گاہ میں اپنی مذہبی رسومات ادا کرتا ہے' قادیانی جماعت کو چندہ دیتا ہے اور محکمہ ڈاکخانہ جات کے مسلمان ملازمین کو بلاوجہ تنگ کرکے انہیں نوکری سے نکال دیتا ہے۔ اجلاس میں ان اطلاعات اور ان کے علاوہ ضلع نوشہرو فیروز میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔

اسلام کی حقانیت کو قادیانیت کے دجل وفریب سے چھپایا نہیں جاسکتا

اسلام کوٹ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کے مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی تین روزہ دورے پر اسلام کوٹ شہر میں واقع دارالعلوم عثمانیہ کے سالانہ جلسے میں شریک ہوئے' جلسہ میں تھرپارکر کے علاقوں ننگر پارکر' چھر' چھاچھرو' عمرکوٹ' مٹھی' ڈیپلو' چھاچھرو سے کثیر تعداد میں جماعتی احباب نے شرکت کی۔ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد نذر عثمانی نے علاقے کے لوگوں کو قادیانیت کی شر انگیز سرگرمیوں اور جماعت ختم نبوت کی طرف سے ان کے سدباب کے لئے کی جانے والی کوششوں سے آگاہ کیا' انہوں نے کہا کہ اسلام قیامت کی صبح تک کے لئے آیا ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اسلام کو ختم نہیں کرسکتی' مولانا محمد نذر عثمانی نے قادیانی عقائد و نظریات پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی' اسلام دشمن ٹولہ ہے اور اپنے کفر وارتداد کو اسلام کے نام سے پیش کرنے کی کوشش کررہے ہیں' انہوں نے کہا کہ اسلام کی حقانیت کو قادیانیت کے دجل وفریب سے چھپایا نہیں جاسکتا' رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ورسول ہیں اور آپ کی نبوت ورسالت قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لئے کافی ہے' انہوں نے علاقے کے عوام سے گزارش کی کہ قادیانیت کے فتنہ سے باخبر رہنے کے لئے جماعت کے لٹریچر کا مطالعہ کریں۔ بعدازاں دارالعلوم عثمانیہ میں قرآن مجید حفظ کرنے والے تین بچوں کی دستار بندی کی گئی' دارالعلوم عثمانیہ کے مہتمم مولانا تاج محمد کی کوششوں سے اسلام کوٹ جیسے شہر میں مدرسہ کی بنیاد رکھی گئی ہے جو علاقے کے لوگوں کے لئے نعمت کبریٰ

سے کم نہیں' اللہ تعالیٰ ان مدارس کے قرآنی تعلیمات کے سرچشمے جاری وساری رکھے آمین۔ مولانا محمد نذر عثمانی نے مٹھی کی جامع مسجد میں بھی خطاب کیا اور علاقے کے لوگوں سے ملاقاتیں کی۔

قادیانیوں کی اشتعال انگیز سرگرمیاں برداشت نہیں کی جائیں گی

حیدرآباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کے مبلغ محمد نذر عثمانی نے کوٹری و سائٹ ایریا کے علاقے میں قادیانیوں کی اشتعال انگیز سرگرمیوں پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی فتنہ کی سرگرمیوں کو قطعاً برداشت نہیں کیا جائے گا۔ جماعتی رفقاء سے مشورہ کے بعد ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا گیا' جس میں علاقہ بھر کے معزز علماء کرام وکارکنان نے بھرپور شرکت کی جن میں غلام محمد بھٹہ ناظم اعلیٰ ختم نبوت کوٹری' حاجی محمد زمان خان کنوینر ختم نبوت کوٹری' مولانا عاشق الٰہی' مولانا غضنفر ربانی' مولانا محمد صدیق' مولانا فرید حقانی' مولانا عبدالمجید انڈھڑ' ضمیر احمد' عزیز الرحمن' شبیر احمد' الطاف حسین' جمعہ اوٹھو' محمد یٰسین' حافظ ظفر احمد شامل ہیں۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ایس پی کوٹری کو علاقہ کی صورتحال سے آگاہ کرنے کے لئے ایک وفد تشکیل دیا جائے' جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے کنوینر علامہ احمد میاں حمادی صاحب' حیدرآباد کے جماعتی مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی' غلام محمد بھٹہ' حاجی محمد زمان خان' مولانا محمد صدیق' مولانا فرید حقانی' مولانا غضنفر ربانی شامل ہوں۔ اس وفد نے ایس پی کوٹری ڈی ایس پی اور ایس ایچ او سے ملاقات کی اور علاقہ کی صورتحال سے انہیں آگاہ کیا۔ ایس پی کوٹری نے ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے قادیانیوں کے نمائندوں کو طلب کرکے انہیں تنبیہ کی کہ قانون کی خلاف ورزی کسی صورت میں برداشت نہیں کی جائے گی۔ قانون قادیانیوں کو قادیانیت کی تبلیغ کرنے اور انہیں شعائر اسلام کو استعمال کرنے سے منع کرتا ہے' لہٰذا قادیانی اپنے آپ کو قانون کا پابند سمجھیں' اگر قادیانیوں نے قانون کی خلاف ورزی کی تو ان کے خلاف فوری کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کے لئے انتظامیہ کے رویہ اور قانون کی پاسداری پر علاقے کے علماء کرام نے مسرت کا اظہار کیا۔ انتظامیہ نے جماعت ختم نبوت کے رہنماؤں سے امن وامان کے سلسلے میں تعاون کی درخواست کی' جس پر جماعت کے رہنماؤں نے انتظامیہ کو یقین دلایا کہ انشاء اللہ امن وامان کو یقینی بنانے کے لئے جماعت کے رہنما انتظامیہ کا بھرپور ساتھ دیں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کی سرگرمیاں

ٹنڈو آدم (رپورٹ: محمد عمران قائم خانی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ٹنڈو آدم میں کام کا آغاز پیر طریقت' جرنیل ختم نبوت' حضرت علامہ احمد میاں حمادی مدظلہ نے ۱۹۸۴ء میں کر دیا تھا' اس وقت سے اب تک سینکڑوں چھوٹی بڑی کانفرنسیں اور ختم نبوت کے تربیتی پروگرام ہو چکے ہیں جن میں وقتاً فوقتاً مرکزی قائدین نے شرکت فرمائی۔ گزشتہ سال ۲۶/ستمبر بروز جمعۃ المبارک کو تمام مجاہدین ختم نبوت کا ایک اہم اجلاس علامہ احمد میاں حمادی کی زیرصدارت دفتر ختم نبوت ٹنڈو آدم میں منعقد ہوا' جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد راشد مدنی کی نگرانی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے آئندہ تین سالوں کے لئے امیر کے لئے حکیم حفظ الرحمن' ناظم اعلیٰ کے لئے محمد اعظم قریشی' ناظم نشرواشاعت کے لئے محمد عمران کے کے' خازن کے لئے ماسٹر محمد سلیم مدنی' ناظم تبلیغ کے لئے عبدالشکور قریشی کے نام منتخب ہوئے' جبکہ مجلس عمومی کے لئے محمد اعظم قریشی' محمد اشرف قریشی اور دین محمد عباسی کے ناموں کا انتخاب عمل میں آیا۔ انتخابات کے بعد سہ ماہی تربیتی پروگرام ۲۸/دسمبر ۲۰۰۳ء بروز اتوار صبح دس تا رات گئے دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم میں منعقد ہوا' جس میں علامہ احمد میاں حمادی کی صدارت میں علاوہ مولانا محمد نذر عثمانی' مولانا خان محمد کندھائی' مفتی حفیظ الرحمن رحمانی' مفتی محمد طاہر مکی اور مولانا محمد راشد مدنی کے خطابات ہوئے' تربیتی پروگرام میں تجاویز کے وقفے کے دوران اکثر ساتھیوں کی تجاویز کا زور اس بات پر تھا کہ کوئی ایسا طریقہ کار وضع ہو کہ ساتھیوں کا آپس میں ربط مضبوط ہو' اور ماہانہ دو پروگرام ہونے چاہئیں' ایک شہر کے اندر اور ایک شہر کے باہر' سہ ماہی تربیتی پروگرام کا اختتام حضرت علامہ احمد میاں حمادی کی دعا پر قبل از عشاء ہو گیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نو منتخب عہدیداروں کا ایک اہم اجلاس مرکزی مبلغ مولانا محمد راشد مدنی کی زیرصدارت دفتر میں ۳۱/دسمبر ۲۰۰۳ء کو بعد از ظہر ہوا' جس میں سہ ماہی تربیتی پروگرام میں ساتھیوں کی جانب سے دی جانے والی تجاویز پر غوروخوض کیا گیا۔ اس اجلاس میں طے کیا گیا کہ ہر ماہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دو پروگرام ہوا کریں گے' ان میں سے ایک شہر کی کسی بھی مسجد میں اور دوسرا شہر سے باہر کسی بھی شہر یا گاؤں میں' ہفتہ وار اجلاس جو کئی سالوں سے باقاعدگی کے ساتھ ہوتا آرہا ہے اس میں آئندہ کے لئے مولانا محمد راشد مدنی باقاعدہ ساتھیوں کی ذہن سازی کریں گے اور عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور فتنہ قادیانیت کے تباہ کن اثرات کی

تفصیلات ساتھیوں بتائیں گے' نیز قادیانیوں کی جانب سے پیش کیے جانے والے شکوک وشبہات کے جوابات مناظرانہ انداز میں سکھائیں گے اور تمام ساتھیوں کے باہمی رابطے اور کسی بھی کام پڑنے کی صورت میں رابطے کے لئے تمام ساتھیوں کو پابند کیا جائے گا کہ ہر روز بعداز نماز عصر تا رات نو بجے کے دوران اپنی اپنی سہولت کو مدنظر رکھ کر کسی بھی وقت آ کر دفتر میں رکھے گئے حاضری رجسٹر میں اپنا نام بمعہ دستخط اور آمد ورفت کا اندراج کریں گے اور شہر کے تمام یونٹس اپنی اپنی مساجد میں کام کو تیز کریں گے۔ اس کے لئے ہر مسجد میں باہمی ملاقات کا سلسلہ شروع کیا جائے گا' ان تمام فیصلوں پر فی الفور عمل کے لئے شہر کی مختلف مساجد میں باہمی ملاقات کے لئے ڈیوٹیاں لگا دی گئیں جن کے مطابق طیبہ مسجد میں محمد اعظم قریشی' عابد الرحمن عباسی اور محمد شاہد' محمدی مسجد فیکٹری والی میں حکیم حفظ الرحمن اور عبدالشکور قریشی' بلال مسجد ختم نبوت میں مفتی محمد طاہر مکی' ڈاکٹر خالد آرائیں اور انوار ابراہیم مسجد میں دین محمد عباسی' عائشہ مسجد میں محمد اکرم طوفانی اور ماسٹر محمد سلیم مدنی' محمدی مسجد چھوٹی میں اشرف قریشی اور دینو بابا پان والے نورانی مسجد میں راقم الحروف اور محمد محرم علی راجپوت جبکہ جامع مسجد ختم نبوت میں مولانا محمد راشد مدنی' حافظ فرقان بسطامی' حافظ کامران حسین قادری' محمد رفیق فوجی' منور مستری اور فیضان شیخ اپنی اپنی سہولت کے ساتھ دن کے تعین کے ساتھ لازمی طور پر باہمی ملاقات کریں گے' اس فیصلے کے مطابق اور دیگر تمام فیصلوں پر تمام ساتھی عمل پیرا ہیں' اس اجلاس کا اختتام مولانا مدنی کی دعا پر ہوا۔

۲/جنوری ۲۰۰۴ء سے ان تمام منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا گیا' روزانہ باقاعدگی کے ساتھ ساتھی بعد نماز عصر تا رات دس بجے کسی بھی وقت آ کر حاضری لگاتے ہیں اور جامع مسجد میں بروز بدھ بعد نماز عشاء' بلال مسجد ختم نبوت میں بروز منگل بعد نماز عشاء باہمی ملاقاتیں اور دیگر مساجد میں اپنی اپنی سہولت کے مطابق ساتھی باہمی ملاقات کرتے رہتے ہیں۔

پروگرام کے مطابق ماہانہ دو پروگراموں میں سے سب سے پہلا پروگرام انوار ختم نبوت مسجد میں ہوا۔ ٹنڈو الہ یار میں پروگرام ۱۸ جنوری بروز اتوار بعد نماز عشاء مسجد حذیفہ میرپور روڈ میں ہوا' جس کی صدارت حضرت علامہ احمد میاں حمادی مدظلہ نے خود فرمائی۔ اس میں مقامی علماء نے بھی تقاریر کیں۔ اختتام پر وہاں کے ذمہ دار عالم دین اور اس پروگرام کے داعی مولانا محمد عیسیٰ بوذدار نے حضرت حمادی صاحب کے سامنے اس عزم کا اظہار کیا کہ اب میں باقاعدہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ممبر بن کر یہاں پر یونٹ کھولوں گا اور اب تحفظ عقیدۂ ختم نبوت میرا اوڑھنا بچھونا ہوگا۔ اس موقع پر مولانا محمد راشد مدنی نے انہیں اپنے ہر ممکن تعاون کا یقین دلاتے ہوئے کہا کہ میں فوراً مرکز سے رابطہ کرکے ممبر سازی رسید منگوا کر یہاں پر یونٹ قائم کروں گا اور ٹنڈو الہ یار سے مکمل رابطہ میں رہوں گا' اس موقع پر انہوں نے بتایا کہ اس شہر میں ابتداء میں دو گھر قادیانیوں کے تھے مگر مسلمانوں کی لاپرواہی اور سستی کی وجہ سے اس وقت صرف اس علاقے میں ستر گھر قادیانیوں کے ہیں۔

اس پروگرام کے بعد ''گھر گھر ختم نبوت پروگرام'' کا تیسرا پروگرام نورانی مسجد میں ہوا اور چوتھا پروگرام شہر سے باہر کمل خان جمالی کے گاؤں میں ہوا۔ ٹنڈو الہ یار کی طرح اس پروگرام کو کامیاب کرنے کے لئے بھی ساتھیوں نے اپنے پیسوں سے گاڑی بک کروائی اور وہاں پہنچے اس پروگرام میں مولانا محمد راشد مدنی' مفتی محمد طاہر مکی نے خطاب کیا' قرب وجوار کے گاؤں کے لوگوں نے کثیر تعداد میں اس میں شرکت کی۔ مولانا مدنی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان اپنے ذاتی اختلافات بھلا کر متحد ہو کر فتنہ قادیانیت کا تعاقب کریں' اس وقت قادیانی ہمارے غریب اور لاچار مسلمانوں اور گاؤں' گوٹھوں کو نشانہ بنا رہے ہیں' مسلمانوں کو قادیانیت کے بارے میں غیرت سے کام لینا چاہئے' مسلمان بھوک وپیاس برداشت کرلے مگر کسی بھی قادیانی سے زمین نہ لے اور بھوکا مرجائے مگر کسی قادیانی کا ہاری نہ بنے۔ آخر میں گاؤں والوں نے عہد کیا کہ ہم اس کام کو آگے بڑھائیں گے اور عقیدۂ ختم نبوت کا کام بڑھ چڑھ کر کریں گے۔

قارئین اور جماعتی احباب متوجہ ہوں

قارئین اور دیگر جماعتی احباب سے اپیل ہے کہ قادیانیوں کی شرانگیز سرگرمیوں اور ان کی ارتدادی تبلیغ کی اطلاع ملتے ہی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی دفتر کو اس سے آگاہ کریں تاکہ قادیانیوں کی اس فتنہ انگیزی کا بروقت سدباب کیا جاسکے اور مسلمانوں کے ایمان کو بچایا جاسکے۔

توجہ فرمائیں

فتنہ قادیانیت اور دیگر باطل فتنوں سے باخبر رہنے کے لئے ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کا مطالعہ کیجئے۔ اس کے خریدار بنئے اور دیگر دوست واحباب کو بھی اس طرف توجہ دلائیں۔ ہفت روزہ ''ختم نبوت'' میں اشتہار دے کر جہاں آپ اپنی تجارت کو فروغ دیں گے وہاں آپ اس کار خیر میں شریک ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دیرینہ محبت وتعلق کی بنا پر قیامت کے دن شفاعت کے حقدار بھی بنیں گے۔

REGD. NO. SS-160

ختم نبوت زندہ باد — اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ﷺ — پاکستان پائندہ باد

25 مارچ 2004 بروز جمعرات بعد از عشاء

بمقام جامع مسجد ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ ملتان

سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

زیر صدارت: پیر سید نفیس الحسینی شاہ صاحب

شیخ الحدیث مولانا عبد المجید لدھیانوی صاحب

زیر سرپرستی: حضرت خواجہ خواجگان شیخ المشائخ خواجہ خان محمد صاحب

مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب

مناظر اسلام حضرت مولانا عبد الستار تونسوی صاحب — سرپرست اعلیٰ تنظیم اہل سنت پاکستان

خطیب العصر علامہ سید عبد المجید ندیم شاہ صاحب — مرکزی راہنما جمعیت علماء اسلام پاکستان

جامع المعقول والمنقول، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الغفور قاسمی صاحب — سجاول

مولانا خدا بخش خان احمد صاحب

حضرت مولانا فقیر اللہ اختر صاحب

حضرت مولانا محمد اسحاق ساقی

حضرت مولانا قاری محمد عثمان صاحب

26 مارچ خطبہ جمعہ

استاذ العلماء حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق سکندر

مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیان قبل از جمعہ

مخدوم العلماء حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی

شیخ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

محمد انور — محمد حنیف — محمد جمیل خان — شہاب الدین

محمد اشرف — طارق محمود — عبد اللہ محمد قاسم — محمد اکرم طوفانی

اللہ وسایا — عبد الماجد — خدا بخش — بشیر احمد

محمد اسماعیل — سلطان محمود ضیاء — عبد الحق مجاہد — عبد الواحد

حاجی حبیب الرحمن / خورشید عباس — محمد عارف خان — شیخ عبد الغفار — محمد اسلم / حاجی گل نایاب خان

شعبہ نشر و اشاعت — عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ — فون 514122